۰۸ ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:23)

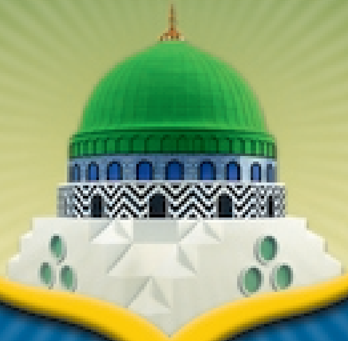

الٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟

جنتی آپس میں کس طرح ملاقات کریں گے؟ 13

کیا روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے؟ 22

اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگنے کی ترغیب 33

والدین کی تعظیم پر بزرگانِ دین کے واقعات 51

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اُلٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟ (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۔۔صفحات) مکمل پڑھ لیجیے

اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر دَس رَحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دَس بار دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس پر 100 مرتبہ رَحمت نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”اللہ دیکھ رہا ہے“ یہ تَصَوُّر کیسے قائم ہو؟

سُوال: ”اللہ دیکھ رہا ہے“ یہ خیال مضبوط کیسے ہو تاکہ گناہوں سے بچا جاسکے؟

مدینہ

1 ...... یہ رِسالہ ۸ ربیعُ الآخر ۱۴۴۰ھ بمطابق 15 دسمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... معجمِ اوسط، من اسمه محمد، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

جواب: قرآنِ کریم میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۝۰﴾ (پ۳، اٰل عمران: ۱۵) ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ عقیدہ تو ہر مسلمان کا ہے کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔ اگر کسی کا یہ عقیدہ نہ ہو تو وہ کافر ہو جائے گا۔ مسلمان تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایسی جگہ بھی ہے جہاں میں (اللہ پاک سے) چھپ سکتا ہوں۔ اب اس سوچ کو ہر وقت پیشِ نظر رکھنا ہے تاکہ گناہوں سے بچا جا سکے۔ ظاہر ہے کہ جس کے ذہن میں یہ ہو کہ اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے تو پھر وہ گناہ کیسے کر سکتا ہے؟

امام صاحب کا لحاظ و مروت

اِس بات کو یوں سمجھئے کہ پہلے لوگ جب مسجد کے امام صاحب کو آتا دیکھتے تھے تو سگریٹ چھپا لیتے تھے، پہلے حیا بہت تھی۔ اب امام صاحب کے سامنے سُلگاتے ہوں تو تعجب نہیں ہے۔ بہر حال امام کا کچھ لحاظ مروت لوگ رکھتے ہیں، اگر امام صاحب آ رہے ہیں تو لوگ کم از کم انہیں سلام کرتے ہیں۔ اگر گالی گلوچ کر رہے تھے تو سنبھل جاتے ہیں کہ کہیں امام صاحب نہ سُن لیں۔

اُستاد، شخصیات اور والدین کا لحاظ و مروت

یوں ہی بعض چیزیں بندہ ماں باپ یا اُستاد سے حیا کی وجہ سے چھپاتا ہے کہ میرے فُلاں عیب کا میرے باپ کو پتا نہ چل جائے۔ اُستاد کو فُلاں بات پتا نہ چل جائے۔ فُلاں مجھے اس حالت میں دیکھ نہ لے۔ جب دُنیا میں ہمارا یہ نِظام بنا

www.dawateislami.net

ہوا ہے کہ اگر کوئی بڑی شخصیت ہمیں دیکھ رہی ہو تو ہم اِحتیاط کرتے ہیں، گفتگو بھی ہماری نَرم ہو جاتی ہے، بعض اوقات نگاہیں بھی جُھک جاتی ہیں اور بہت کچھ ہو جاتا ہے۔ تو جو ساری شخصیات، سارے اَنبیا اور ہمارے میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی خُدا ہے وہ دیکھ رہا ہے اور یقینی طور پر دیکھ رہا ہے اور ہمارا ایمان بھی ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ جب اللہ پاک دیکھ رہا ہے تو ہم پھر بھی گناہ کریں یا بد نگاہی کریں؟ وہ چیز دیکھیں جس کو رب تعالیٰ نے دیکھنے سے منع فرمایا ہے، شریعت نے جس کو حرام قرار دیا ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

بد نگاہی سے خود کو بچانے کا نسخہ

سُوال: بد نگاہی سے خود کو بچانے کے لیے کیا تصوُّر قائم کیا جائے؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کی بارگاہ میں کسی نے عرض کی: نگاہوں کی حفاظت (یعنی آنکھوں کے قفلِ مدینہ) کا مجھے کوئی نسخہ بتایئے۔ اِرشاد فرمایا: جہاں تمہارا نظر ڈالنے کا اِرادہ ہو تو وہاں دیکھنے سے پہلے تم یہ غور کر لیا کرو کہ کوئی اور دیکھنے والا تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔[1] یہاں دیکھنے والے سے مُراد اللہ پاک کی ذات ہے۔ مطلب یہ کہ ہم کسی کو دیکھنے کا اِرادہ کریں۔ اب دیکھ پائیں یا کسی آڑ، حجاب، نظر کی کمزوری یا اندھیرے وغیرہ کی وجہ سے نہ دیکھ

مدینہ

[1] ...... کیمیائے سعادت، رکن چہارم منجیات، اصل ششم در محاسبہ ومراقبہ، مقام اول در مشارطت، ۲/۸۸۶ انتشارات گنجینہ تہران

www.dawateislami.net

پائیں مگر ہمارے اِس دیکھنے کے اِرادے سے پہلے ہمارا رَب ہمیں دیکھ رہا ہے۔ بس یہ سوچ ذہن میں راسخ کرنی ہے کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے کہ میں کیا دیکھنے لگا ہوں؟ اب اگر اسے دیکھنا ثواب ہے تو بندہ اس چیز کو دیکھ لے اگر اسے دیکھنا گناہ ہے تو ہرگز نہ دیکھے۔

فُضُول نظری کا بھی حساب ہے

اگر اس چیز کا دیکھنا نہ ثواب ہے نہ گناہ، تب بھی مناسب یہی ہے کہ نہ دیکھے کیونکہ وہ فُضُول نظر جس سے ہم لوگ بچ نہیں پا رہے، اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہیں، نظارے کر رہے ہیں جس میں نہ کوئی دِین کا فائدہ ہے اور نہ دُنیا کا تو اس فُضُول نظری کا بھی حِساب ہے۔[1] اور ظاہر ہے کہ آخرت کا حِساب کوئی نہیں دے سکتا۔

چھپ کر گناہ کرنا کیسا؟

سُوال: بعض اوقات بندہ چھپ کر گناہ کرتا ہے، اس سے کیسے بچا جائے؟

جواب: جب بھی مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چُھپ کر گناہ کرنے کا ذہن بنے تو بندہ فوراً توجہ اس طرف لے جائے کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے لہٰذا اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر ماں باپ، امام صاحب، خطیب صاحب بلکہ کوئی عام آدمی بھی دیکھے تو بندہ بہت سے گناہ نہیں کرتا۔ بعض اوقات یہ ڈر بھی ہوتا ہے کہ اگر

مدینہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ و المحاسبۃ، المقام الاول...الخ، ۵/۱۲۶ دار صادر بیروت

www.dawateislami.net

کسی کو پتا چل گیا تو پولیس کیس ہو جائے گا، میری رُسوائی ہو جائے گی، مجھے ماریں گے یا بُرا بھلا کہیں گے تو یوں وہ گناہ سے باز رہتا ہے۔ تو جب مخلوق کے ڈر سے بندہ گناہوں سے بچتا ہے تو رب سے بھی ڈرنا چاہیے اس لیے کہ بندہ ہزار پردوں میں چھپ بھی جائے مگر وہ پھر بھی دیکھ رہا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دِین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

چھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ
وہ خبر دار ہے کیا ہونا ہے (حدائقِ بخشش)

یعنی ہم نے لوگوں سے چھپ کر گناہ تو کر لیا، کسی کو کانوں کان خبر نہیں پہنچی لیکن جس پَروردگار کا گناہ کیا ہے وہ تو خبر دار ہے کہ ہم نے گناہ کیا ہے۔ اب قبر میں، قیامت کے دِن ہمارا کیا ہو گا؟ وہ خبر دار ہے کیا ہونا ہے؟ قبر میں کیا ہونا ہے؟ بہت سارے گناہ ایسے ہیں جن کی سزا دُنیا میں بھی مل جاتی ہے اور آخرت کی سزا بھی باقی رہتی ہے۔ اگر مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کے سبب قیامت کے روز سزائیں ملیں یا جہنم میں ڈال دیا گیا تو کیا بنے گا؟

”اللہ دیکھ رہا ہے“ نمایاں جگہ لکھ لیجیے

کاش! ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ یہ ذہن بنانے کے لیے گھر میں ایسی جگہ جہاں آپ کی نظر پڑتی رہے جلی (یعنی موٹے حروف) سے لکھ کر لگا

www.dawateislami.net

دیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ مکتبۃُ المدینہ نے اِس مضمون کا اسٹیکر بھی چھاپا ہے چاہیں تو وہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔ جب بار بار اس تحریر پر نظر پڑتی رہے گی تو اپنا بھی ذہن بن جائے گا کہ مجھے گناہ کرنا ہی نہیں ہے کیونکہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

کیا امام حسن بصری صحابی ہیں؟

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چھوڑا ہوا پانی پیا ہے تو کیا ہم ان کو صحابی کہہ سکتے ہیں؟(بصرہ میں حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے مزار شریف میں حاضر ایک عاشقِ رسول کا سُوال)

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مولا مشکل کشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے خلیفہ اور تابعی تھے۔[1] حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چھوڑا ہوا پانی پینے کا میں نے پہلی بار سُنا ہے اور یہ ممکن ہے کہ مولا مشکل کشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس وہ پانی تبرکاً موجود ہو اور انہوں نے کچھ عطا کیا ہو البتہ میں نے ایسی کوئی رِوایت پڑھی نہیں ہے۔

لب لگے ہوئے پانی کو جوٹھا پانی کہتے ہیں لیکن جوٹھا پانی تو ہمارا تمہارا ہوگا۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو جس پانی کو مُشَرَّف فرمادیں تو اس پانی کی بات ہی کچھ اور ہے۔ بہر حال جس پانی کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

مدینہ

1 ...... مراٰۃ المناجیح، حالاتِ صحابہ و تابعین، ۸ / ۱۹ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

مُشَرَّف کیا ہو اس میں سے کچھ بچ گیا تو اسے پینے والا صحابی نہیں بن جائے گا لہٰذا اگر ثابت ہو بھی جائے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے وہ مبارک پانی پیا ہے تب بھی وہ صحابی نہیں کہلائیں گے بلکہ وہ تابعی ہیں۔ تابعی وہ ہوتے ہیں جنہوں نے کسی صحابی کی صحبت پائی ہو۔[1]

امام حسن بصری کی پیدائش

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی پیدائش کب ہوئی؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی امیرُ المومنین حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ مُبارَک میں پیدا ہو چکے تھے۔[2] مولا مشکل کشا، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے انہیں خلافت دی ہے۔

(امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی والدہ اُمُّ المومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے یہاں کام کرتی تھیں، جب یہ کام کے لیے جاتی تھیں تو ان کو ساتھ لے جاتی تھیں۔ حجرے میں جب یہ روتے تھے تو حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ان کو بہلایا کرتی تھیں۔

---

1. ...... اصطلاح میں تابعی اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملا ہو اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا ہو۔ (قواعد الفقہ، التاء، ص۲۱۷ باب المدینہ کراچی)
2. ...... مراٰۃ المناجیح، حالاتِ صحابہ و تابعین، ۸/ ۱۹

www.dawateislami.net

مَدَنی قافلہ کی مخصوص اِصطلاح

سُوال: بغداد یا کسی دوسرے مُقَدَّس مقام پر زیارات کے لیے جانے والے قافلے کو مَدَنی قافلہ کہہ سکتے ہیں؟[1]

جواب: ہر قافلے کو مَدَنی قافلہ بول دیا جاتا ہے حالانکہ مَدَنی قافلہ ہماری اِصطلاح ہے اور مَدَنی قافلے کا ایک مخصوص جَدول ہے لہٰذا جو جَدول کے مُطابق ہو اُسے ہی مَدَنی قافلہ کہا جائے گا۔ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں بھی ہزاروں کی تعداد میں عاشقانِ رَسول دوسرے شہروں سے آتے ہیں، یہ بھی اِصطلاح کے مُطابق مَدَنی قافلہ نہیں کہلائے گا کیونکہ یہ جتنے بھی آئے ہوتے ہیں جب تک مرضی ہوتی ہے مَدَنی مذاکرے میں بیٹھیں گے، پھر اپنے آپ کو فریش کرنے کے لیے کسی کونے میں جا کر سو جائیں گے اور صبح کو گھومنے نکل جائیں گے حالانکہ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ جب یہ کہہ کر آئے ہوتے ہیں کہ ہم تین دن کے لیے بابُ المدینہ فیضانِ مدینہ جا رہے ہیں تو انہیں سارا مَدَنی مذاکرہ اور دِیگر سِلسلوں میں بھرپور شرکت کر کے گزارنا چاہیے۔ یہ دُرُست بات نہیں کہ گھر میں فیضانِ مدینہ جانے کا بول کر آئیں لیکن یہاں گھومنے پھرنے اور سمندر کی سیر کرنے چلے جائیں۔ اگر بالفرض گھر میں

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

فیضانِ مدینہ جانے کا بول کر نہ بھی آئیں تب بھی اللہ پاک کے گھر میں ہی رہیں کہ یہاں جو برکتیں ملیں گی وہ تفریح گاہوں پر نہیں ملیں گی۔ تفریح گاہوں میں تو گناہوں بھرا ماحول ہوتا ہے، بدنگاہی سے کیسے بچ پائیں گے؟ وہاں بے پردہ عورتیں اور نہ جانے کیا کیا ہوتا ہے؟ اب یہاں آئے ہیں تو یہیں پڑے رہیں کہ پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا۔

اِحترامِ مسجد کے متعلق 12 مَدَنی پھول

سُوال: مسجد کے اَدب واِحترام کے متعلق کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیجیے۔

جواب: مسجد کے اِحترام کا جب لحاظ رکھیں گے تو ثواب ملے گا لحاظ نہیں رکھیں گے تو بعض صورتوں میں گناہوں کی صورتیں ہوں گی لہٰذا اِحترامِ مسجد کے متعلق 12 مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں:

(۱) فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔**[1] ہاں! ضَرورتاً مسکرانے میں حَرَج نہیں۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نقل فرماتے ہیں: جو مسجد میں دُنیا کی بات کرے، اللہ پاک اس کے 40 برس کے نیک اَعمال اکارت (یعنی برباد) فرمادے۔[2] (۲) مُنہ میں بدبو ہونے کی

مدینہ

1 ...... فردوس الاخبار، باب الضاد، ۲/۴۱، حدیث: ۳۷۰۶ دار الفکر بیروت

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۳۱۱ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور۔ غمز العیون البصائر مع الاشباہ والنظائر، الفن الثالث، القول فی احکام المسجد، ۳/۱۹۰ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

حالت میں گھر میں بھی پڑھی جانے والی نماز مکروہ ہے۔[1] اور ایسی حالت میں نیز کپڑوں یا بدن سے پسینا یا کسی بھی طرح کی بدبو آنے کی حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے۔[2] منہ برابر صاف کرنا ضَروری ہے۔لوگ توجہ نہیں کرتے مگر منہ میں بَدبو آرہی ہوتی ہے حالانکہ منہ میں بَدبو آرہی ہو اور کسی نے اِعتکاف شروع کر دیا (تو اسے منہ کی بدبو دور کرنے کا حکم ہے۔اگر بدبو دور نہ ہو تو) اسے اعتکاف توڑ کر جانا ہو گا، مسجد میں وہ ٹھہر نہیں سکتا۔اس لیے کہ منہ میں بَدبو والے سے فرشتوں اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔مجھے ملاقات میں اس کا تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ بعضوں کے منہ سے ایسی تیز بدبو آرہی ہوتی ہے کہ سانس روکنا پڑتا ہے۔(۳) مسجد میں رِیح (یعنی گیس) خارج کرنا منع ہے۔[3] (۴) ایسا بچّہ جس سے نَجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اس کو مسجِد کے اندر لے جانا حرام ہے۔ اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔[4] بچّے کو دم کروانے کیلئے چاہے "پَیپَر" لگا ہو تب بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۸۴ ماخوذاً

2 ...... اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: جس کے بدن میں بدبو ہو کہ اس سے نمازیوں کو ایذا ہو مثلاً مَعَاذَ الله گندہ دہن یا گندہ بغل یا جس نے خارش وغیرہ کے باعث گندھک ملی ہو اسے بھی مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔(فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۷۲)

3 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی احکام المسجد... الخ، ۲/ ۵۱۷ دار المعرفۃ بیروت

4 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی احکام المسجد... الخ، ۲/ ۵۱۸

www.dawateislami.net

نہیں۔ مسجد میں ایسے بچوں کو پیمپر باندھ کر بھی لانا منع ہے جن کے بارے میں غالب گمان ہو کہ پیشاب وغیرہ کر دیں گے یا شور مچائیں گے۔ (۵) فرشِ مسجد پر گرے پڑے بالوں کے گچھے اور تنکے وغیرہ اُٹھا کر ڈالنے کے لیے ہو سکے تو اپنی جیب میں شاپر رکھ لیجیے۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مسجد سے تکلیف دینے والی چیز نکالے گا اللہ پاک اُس کے لیے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔[1]

(۶) پسینے اور منہ کی رال وغیرہ سے مسجد کے فرش یا دَری یا کارپیٹ کو بچانے کے لیے اپنی ذاتی چادر وغیرہ پر ہی سوئیں، نیز اِستنجاخانے کے لیے اصل مالِک کی اِجازت کے بغیر کسی کی چپل مَت پہنئے اور اس کے سُوال سے بھی بچیے۔ (۷) مسجد میں اگر خَس یعنی معمولی سا تنکا یا ذَرّہ بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جیسے انسان کو اپنی آنکھ میں معمولی ذَرّہ پڑ جانے سے ہوتی ہے۔[2] (۸) اَعضائے وُضو سے وُضو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجد پر گرانا ناجائز اور گناہ ہے۔[3] (۹) مسجد کی دَریوں کے دھاگے اور چٹائیوں کے تنکے

---

1 ابن ماجہ، کتاب المساجد و الجماعات، باب تطہیر المساجد و تطییبھا، ۱/۴۹۱، حدیث: ۷۵۷ دار المعرفۃ بیروت

2 جذبُ القلوب، ص ۲۲۲ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی مرکز الاولیا لاہور

3 بہارِ شریعت، ۱/۴۲۴ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

نوچنے سے پرہیز کیجیے۔ خُصُوصاً کسی کے گھر یا کہیں محفل وغیرہ میں جائیں تو بھی ہر جگہ اِس بات کا خیال رکھیے۔(۱۰) مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے آواز پیدا ہو منع ہے۔(1) (۱۱) مسجد کے فرش پر کوئی چیز زور سے نہ پھینکی جائے اور چادر یا رومال سے فرش اِس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو۔(۱۲) اتنی بلند آواز سے تلاوت، نعت اور اِعلان وغیرہ کی ترکیب کرنا کہ جس سے کسی نمازی کو پریشانی ہو یا سوتے کو اِیذا پہنچے گناہ ہے۔(2)

مسجد میں نعرے لگانا کیسا؟

سُوال: کیا مسجد میں نعرے لگانے کی اِجازت ہے؟(3)

جواب: مسجد میں نعرے لگانے اور مائیک اِستعمال کرنے میں سخت اِحتیاط کی حاجت ہے۔ مسجد میں نعرہ لگانا جائز ہے مگر بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ابھی فرض نماز ہوئی یا سنتیں وغیرہ پڑھ کر فاتحہ ہو رہی ہوتی ہے لوگ نعرے لگانا شروع کر دیتے ہیں یا مائیک پر تلاوت اور نعت شروع ہو جاتی ہے حالانکہ ابھی کئی لوگ سنتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اس میں اِحتیاط کرنی چاہیے۔ عام مساجد میں اس

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۱۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۳۸۳ ماخوذاً

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

طرح ہوتا رہتا ہے لیکن عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں پوری کوشش ہوتی ہے کہ ایسا نہ ہو، پھر بھی ممکن ہے کہ کبھی بھول جانے یا توجہ نہ ہونے کے سبب ایسا ہو جاتا ہو گا بہر حال اِحتیاط ہی کرنی چاہیے۔ بعضوں کا ذہن ہوتا ہے کہ سب چلتا ہے لیکن یہ تو مَرنے کے بعد پتا چلے گا کہ کیا کیا چلتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی چلانے کے بجائے بس وہی چلانے کی توفیق عطا فرمائے جس کو شریعت میں چلانا جائز ہے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جنَّت میں سب سے بڑی نعمت کیا ہو گی؟

سُوال: جنَّت کی سب سے بڑی نعمت کیا ہو گی؟

جواب: جنَّت میں سب سے بڑی نعمت اللہ پاک کا دِیدار ہے۔[1] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جنَّت میں جائیں گے اور دِیدار کریں گے۔ اللہ کریم ہم سب کو نصیب کرے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جنتی آپس میں کس طرح ملاقات کریں گے؟

سُوال: جنتی آپس میں کس طرح ملیں گے؟

جواب: جنتی بے شک ایک دوسرے سے ملیں گے۔ ان کے پاس سواریاں ہوں گی،

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المؤمنین...الخ، ص۹۵، حدیث:۴۴۹ دار الکتاب العربی بیروت

www.dawateislami.net

جب کسی سے ملنا چاہیں گے تو وہ سواری اُڑا کر لے جائے گی۔[1] اللہ پاک کی رَحمت سے نہ سواری میں خوف ہو گا کہ گر پڑے گی، چوٹ آئے گی، نہ ہِل کر ڈرائے گی کیونکہ جنَّت میں نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر، نہ کوئی تکلیف ہے نہ بیماری، نہ کھانسی ہے نہ نزلہ اور نہ ہی کوئی ایسی ٹھنڈ۔ وہاں تو رَحمت ہی رَحمت ہے آسانی ہی آسانی اور سہولت ہی سہولت ہے۔ جنَّت میں وہ وہ چیزیں اور نعمتیں ہیں جو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ کاش! اس پیاری پیاری جنَّت کو پانے کے لیے ہم سب نیکیاں کرنے والے، گناہوں سے بچنے والے اور نمازوں کے پکے پابند ہو جائیں۔ کڑکڑاتی سردی میں بھی لاکھ شیطان سُستی دِلائے لیکن ہم شیطان کو دھکّا مار کر نمازیں پڑھنے والے بن جائیں۔

کیا جنَّت میں عِلم میں اِضافہ ہو گا؟

سُوال: کیا جنَّت میں عِلم میں بھی اِضافہ ہو گا؟

جواب: جی ہاں! عِلم بے شک اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لہٰذا جنَّت میں بھی عِلم میں اِضافہ ہو گا۔

---

1 ...... کتاب العظمة، ذکر الجنات وصفتها، حدیث: ٦١٢، ص٢١٨-٢١٩ ماخوذاً دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

سُوال: اِس شعر کا خُلاصہ بیان فرما دیجیے۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک کان ایسے انمول ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رَحمت سے جہاں نزدیک کا سُن لیتے ہیں وہاں دُور سے بھی سُن لیتے ہیں۔ ”لعل“ ایک بہت ہی قیمتی ہیرے کو کہتے ہیں۔ اس مِصرعے میں ” کان“ سے غالباً وہ ”کان“ مُراد ہے جو زمین کھود کر حاصِل کی جاتی ہے جس میں سے خزانہ اور ہیرے جواہر حاصِل ہوتے ہیں، اب مطلب یہ ہوا کہ اس ”کان“ سے عظمت و کرامت والے لعل یعنی موتی حاصِل ہوتے ہیں۔ بہر حال اللہ پاک نے میرے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ معجزہ عطا فرمایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دور و نزدیک سے سُن لیا کرتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دور و نزدیک سے سُننا ثابت بھی ہے۔ فی زمانہ ہم بھی سائنسی آلات کے ذَریعے دُور نزدیک کی باتیں سُن لیا کرتے ہیں اگر اس وقت (مَدَنی مذاکرے میں) میرے پاس مائیک نہ ہوتا تو عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں بیٹھے اسلامی بھائی بھی مجھے سُن نہ پاتے، مگر مائیک کے ذَریعے

www.dawateislami.net

میری آواز دور دور تک پہنچ رہی ہے نیز اس وقت مَدَنی چینل پر ہزاروں کلو میٹر دور مختلف شہروں بلکہ مختلف ممالک میں بھی سائنسی آلات کے ذَریعے لوگ مجھے سُن رہے ہیں۔

روحانی کنکشن سائنسی کنکشن سے پاور فل ہے

آج کل فون پر بھی دور دراز کی آواز فوراً سُنی جاسکتی ہے گفتگو بھی بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے، یہ سائنسی کنکشن اتنا پاور فل ہو گیا ہے کہ دُنیا سمٹ گئی ہم جہاں چاہیں بآسانی رابطہ کر سکتے ہیں۔یقیناً روحانی کنکشن سائنسی کنکشن سے کروڑوں دَرجے پاور فل ہے۔اِس سائنسی کنکشن میں بعض اوقات Error آجاتے ہیں یا یہ نو کنکشن یا ویک سگنل کا اِشارہ دے دیتا ہے مگر روحانی کنکشن میں یہ سب چیزیں نہیں ہوتیں اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دور کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے تو اس میں وہ کون سی بات ہے جو سمجھ نہیں آتی؟

تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سُن لی

قرآنِ کریم میں حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے: آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چیونٹی کی آواز کو سُن لیا کہ وہ دِیگر چیونٹیوں سے کہہ رہی تھی کہ اپنے اپنے بلوں میں چلی جاؤ کہ سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کا لشکر آرہا ہے کہیں وہ بے خبری میں تمہیں کچل نہ

www.dawateislami.net

دے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چیونٹی کی یہ بات سن کر مسکرائے۔[1] یہ قرآنِ کریم کی آیت میں بیان ہوا اس کی تفسیر میں ہے کہ وہ چیونٹی اس وقت تین میل دور یہ باتیں کر رہی تھی۔[2] ذرا غور کیجیے! اگر چیونٹی ہمارے کان پر بھی چڑھ جائے تو ہم اس کی وہ پست و باریک آواز نہیں سُن سکتے لیکن حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس آواز کو تین میل دور سے سُن لیا تو جب سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اتنی دور سے یہ آواز سُن سکتے ہیں تو میرے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم گناہ گاروں کی آواز دور سے کیوں نہیں سُن سکتے؟

واللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے (حدائقِ بخشش)

آسمان کے چرچرانے کی آواز کا سننا

(**امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) آسمان کے فرشتوں کے بارے میں فرمایا کہ آسمان پر کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتہ نہ ہو جب آسمان چرچراتا ہے اوراس کا حق ہے کہ وہ چرچرائے، اس کے

مدینہ

1 ...... پ۱۹، النمل: ۱۸

2 ...... خازن، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/ ۴۰۵ دار الکتب العربی الکبری مصر

www.dawateislami.net

چَرچَرانے کی آواز بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سماعت فرمائی ہے۔[1]

ہر چیز اللہ پاک کا ذِکر کرتی ہے

(امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) چَرچَرانے کی مثال یہ ہے جیسے بعض اوقات دَروازہ کھولتے بند کرتے ہیں تو آواز آتی ہے اس کے ساتھ لگے ہوئے لوہے کے ہُک جس کو ہم لوگ مجاگرہ کہتے تھے وہ چُوں چُوں آواز کرتے ہیں اس کو چرچرانا بولتے ہیں ان میں تیل ڈالو تو یہ آواز ختم ہو جاتی ہے۔ دروازہ یا چھت چَرچَراتے ہیں تو یہ اللہ پاک کی حمد و تسبیح کرتے ہیں اور ان کی تسبیح سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ ہے۔ ہر چیز اللہ پاک کا ذِکر کرتی ہے۔[2] بس ہم لوگ ہیں کہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے، گالیاں بکتے، غیبتیں کرتے اور نہ جانے کیا کیا کرتے ہیں۔ کاش! ہم بھی اللہ کو یاد کرنے والے اور اس کا ذِکر کرنے والے بن جائیں۔

رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا کیسا؟

سُوال: رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا کیسا؟ (سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب: رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا جائز ہے۔

مدینہ

1 ...... ابنِ ماجه، کتاب الزهد، باب الحزن والبکاء، ۴/ ۴۶۴ ماخوذاً

2 ...... تفسیر بغوی، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیة: ۴۴، ۳/ ۹۶ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

W.C کا رُخ کس طرف رکھا جائے؟

سُوال: بیتُ الخلا کی سیٹ کا رُخ کس طرف رکھا جائے؟

جواب: بیتُ الخلا کی سیٹ کا رُخ نہ قبلہ رُو ہو اور نہ قِبلے کی طرف پیٹھ ہو بلکہ اس کا رُخ قِبلے سے 45 ڈگری باہر ہونا چاہیے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس طرح نماز میں اَلتَّحِیَّات کے لیے بیٹھتے ہیں اس وقت قبلہ کی طرف منہ ہوتا ہے اس طرف بیتُ الخلا کی سیٹ نہ ہو اور جس طرف التحیات کی حالت میں پیٹھ ہوتی ہے اس طرف بھی بیتُ الخلا کی سیٹ کا رُخ نہ ہو بلکہ نماز میں جس طرف سلام پھیرتے ہیں کہ اپنا کندھا نظر آجائے اس کی سیدھ میں بیتُ الخلا کی سیٹ کا رُخ ہو یا پیٹھ۔ اگر 45 ڈگری سے معمولی ہٹا ہوا رکھیں گے تو خدشہ ہے کہ بیٹھنے والا تھوڑا بھی آڑا ترچھا ہوا تو خطرہ ہے کہ اِستِقْبالِ قبلہ یا اِسْتِدْبارِ قبلہ ہو جائے، اِستِقْبالِ قبلہ کا مطلب ہے قِبلے کی طرف منہ کرنا اور اِسْتِدْبارِ قبلہ کا مطلب ہے قِبلے کی طرف پیٹھ کرنا ہے۔

کھانا کھاتے وقت سلام کرنا کیسا؟

سُوال: کیا کھانا کھاتے وقت سلام کر سکتے ہیں؟

جواب: کھانا کھاتے وقت سلام کرنا منع نہیں ہے مگر اس حوالے سے کوئی جُزیہ پڑھا نہیں۔ ویسے کھانا کھاتے وقت ”یَاوَاجِدُ“ بھی پڑھتے ہیں اور ”ہر نوالے پر

www.dawateislami.net

ذِکْرُ اللہ کرنے کی تَرغیب اَحادیثِ مُبارَکہ میں موجود ہے۔"[1] لیکن اس پر سلام کرنے کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ جب کوئی سلام کرے اور یہ کھانا کھا رہا ہو تو جب تک کھا رہا ہے تو بھلے جواب نہ دے منہ خالی ہو تو جواب دیدے یہ جواب دینا واجب نہیں۔ نیز کسی کو کھانا کھاتے وقت سلام کرنا خلافِ اَدب ہے۔

بھکاری کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں

بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 461 پر مسئلہ نمبر 11 ہے: سائل یعنی بھکاری نے دروازہ پر آکر سلام کیا اس کا جواب دینا واجب نہیں۔[2] یہاں ہر طرح کا سائل آ جائے گا جیسے مفتی صاحب کے پاس کوئی مسئلہ پوچھنے آیا اور اس نے سلام کیا تو مفتی صاحب پر سلام کا جواب دینا واجب نہیں، لیکن اُمّید ہے مفتی صاحب جواب دیتے ہوں گے اور دینا بھی چاہیے ورنہ وہ غَلَط فہمی کا شِکار ہو گا۔ صِرف سر ہلا دیا سلام کا جواب نہیں دیا تو وہ اپنی جہالت پر رونے کے بجائے بدگمان ہو گا کہ سلام کا جواب نہیں دیا۔ ہاں! اگر کوئی مفتی صاحب کے پاس بھی ملاقات کے لیے آیا ہو اور وہ سلام کرے تو ان کے لیے سلام کا جواب دینا

---

1 ...... ترمذی، کتاب الاطعمه، باب ماجاء فی الحمد علی الطعام اذا فرغ منه، ۳/ ۳۲۰، حدیث: ۱۸۲۳ دار الفکر بیروت

2 ...... بزازیه هامش علی فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، نوع فی السلام، ۶/ ۳۵۴ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

واجب ہو گا۔ نیز کچہری میں قاضی جب اجلاس کر رہا ہو، اس کو سلام کیا گیا قاضی پر جواب دینا واجب نہیں۔[1] لوگ کھانا کھا رہے ہوں اس وقت کوئی آیا تو سلام نہ کرے، یہ اس وقت ہے کہ کھانے والے کے منہ میں لقمہ ہے اور وہ چبا رہا ہے کہ اس وقت وہ جواب دینے سے عاجز ہے اور ابھی کھانے کے لیے بیٹھا ہی ہے یا کھا چکا ہے تو سلام کر سکتا ہے کہ اب وہ عاجز یعنی مجبور نہیں۔[2] یوں ہی اگر یہ بھوکا ہے اور جانتا ہے کہ وہ لوگ اسے کھانے میں شریک کر لیں گے تو سلام کر لے۔[3]

سفید مُرغ کے فوائد

سُوال: کہا جاتا ہے کہ سفید مُرغ گھر میں رکھنا چاہیے اس سے بلائیں ٹلتی ہیں، لیکن اگر وہ مُرغ کاٹتا ہو تو کیا کریں؟

جواب: ضَروری نہیں کہ بلائیں صِرف سفید مُرغ سے ہی ٹلیں، اگر وہ کاٹتا ہے تو چُھری اسے کاٹ دے گی۔ البتہ حدیثِ پاک میں سفید مُرغ گھر میں رکھنے کی تَرغیب اس طرح ہے کہ جِن اور بلائیں وغیرہ اس سے بھاگتے ہیں۔[4] ایسے

مدینہ

1 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۹

2 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۵ماخوذاً

3 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۶

4 ......معجمِ اوسط، باب الف، من اسمه محمد، ۱/ ۲۰۱، حدیث: ۶۷۷

www.dawateislami.net

مضامین اَحادیثِ مُبارَکہ میں موجود ہیں۔ فیضانِ سنَّت جلد اول کے باب "آدابِ طعام" میں سفید مُرغ کے بارے میں روایات ذِکر کی گئی ہیں۔

کیا رُوح ہمیشہ زندہ رہتی ہے؟

سُوال: کہتے ہیں بدن مَرتا ہے رُوح نہیں مَرتی، یہ بھی سُنا ہے کہ اَحادیثِ مُبارَکہ سے ثابت ہے: عذابِ قبر رُوح اور بدن دونوں کو ہو گا۔ ان دونوں باتوں کی وضاحت فرما دیجیے۔

جواب: اِس میں کوئی شک نہیں کہ عذاب اور ثواب رُوح اور بدن دونوں کے لیے ہے، اور بدن مَرتا ہے رُوح نہیں مَرتی کیونکہ رُوح کو فنا نہیں یہ باقی رہے گی۔ اور جسم سڑے گا گلے گا، مگر جسم کا ایک باریک ذَرّہ جسے "عَجْبُ الذَّنَب" کہتے ہیں یہ نظر نہیں آتا اسے فنا نہیں اسے نہ آگ جَلا سکتی ہے نہ زمین گلا سکتی ہے یہ باقی رہتا ہے اسی پر قیامت کے دِن بدن کی تَرکیب ہو گی۔ یہ سمجھو کہ بدن کی اصل اور بنیاد یہی "عجبُ الذنب" ہے۔ عذاب و ثواب جسم اور رُوح دونوں پر ہے اور بدن کے ساتھ رُوح کا تعلق ہوتا ہے ورنہ بدن کو عذاب کا کس طرح پتا چلے گا۔[1] (امیر اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اصل اِدراک یعنی محسوس رُوح ہی کرتی ہے۔

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۵۸ ماخوذاً

www.dawateislami.net

اچار کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟

سُوال: اچار کھا کر وُضو کرتے ہیں اس کے باوجود اس کی خوشبو مُنہ میں رہ جاتی ہے کیا اس حالت میں مسجد میں جاسکتے ہیں؟

جواب: مسجد میں خوشبو ہونا تو منع نہیں ہے بلکہ اچھا کام ہے، اگر واقعی اچار میں خوشبو ہے تو یہ کھا کر مسجد آنے میں حرج نہیں۔ مگر اچار میں کچا لہسن یا کچی پیاز کھائی ہے تو یہ خوشبو نہیں بدبو ہے اس حالت میں مسجد میں نہیں آ سکتے۔[1] اب اچار کھا کر مسجد آنے والا خود فیصلہ کر لے کہ اچار خوشبو دار ہے یا بدبو دار۔

معجزے اور علاماتِ قیامت میں فرق ہے

سُوال: ہم نے سُنا ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ڈوبے ہوئے سورج کو پلٹا دیا تھا پھر اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے نماز بھی ادا فرمائی تھی۔ یہ بتایئے کہ کیا قیامت سے پہلے بھی سورج پلٹ سکتا ہے؟

جواب: قیامت کی نشانیوں میں سورج کا مغرب سے نکلنا الگ ہے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سورج کو واپس لوٹانا الگ ہے کہ یہ معجزہ ہے اور وہ قیامت کی نشانی۔ قیامت کی نشانیوں اور معجزات میں واضح فرق ہے۔ سورج جب مغرب

مدینہ

1 ......بہارِ شریعت، ۱/ ۶۴۸، حصہ ۱:

www.dawateislami.net

سے نکلے گا تو اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا جو مسلمان ہے وہ مسلمان ہی رہے گا جو کافر ہے وہ کافر ہی رہے گا۔[1]

جانوروں کے ساتھ بھلائی کیجیے

سُوال: ہمارے گھر میں دو بلیاں رہتی تھیں جو آپس میں بہنیں تھیں ہم نے ان کو مارنے کے بجائے جُدا کر کے علیحدہ علیحدہ گاؤں میں چھوڑ دیا۔ کیا ہمارا ایسا کرنا گناہ ہے؟

جواب: بلیاں آپس میں مانوس ہوتی ہیں نیز جو جانور مثلاً بکرے وغیرہ ہم خریدتے ہیں وہ کسی نہ کسی سے مانوس ہوتے ہیں ان کو بھی جُدائی محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح چیونٹی کپڑوں پر آجاتی ہے اگر یاد ہو کہ کہاں سے چڑھی ہے اسے وہیں چھوڑ آئیں گے تو یہ اس چیونٹی پر اِحسان ہو گا اور ثواب کی نیت سے چھوڑ آئیں گے تو ثواب بھی پائیں گے۔ اِس طرح بلیوں کو کہیں چھوڑنا ہو تو انہیں ایک ساتھ ہی کسی مقام پر چھوڑ دیا جائے جُدا نہ کیا جائے۔ اب چونکہ ان بلیوں کو الگ الگ مقام پر چھوڑا جا چکا ہے اگر ممکن ہو تو ان کو ملا دیں کہ یہ بھلائی کا کام ہے۔ اگر نہیں بھی ملاتے تو کوئی گناہ نہیں نہ اس کی وجہ سے توبہ لازم۔ عام طور

مــــــــدینہ

1 ...... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه، ص ۱۱۱۲، حدیث: ۶۸۶۱ ماخوذاً

www.dawateislami.net

پر ان جانوروں کے حافظے بہت کمزور ہوتے ہیں مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ حافظہ ضَرور ہوتا ہے جیسے بکری گائے وغیرہ کے بچے اپنی ماں کو پہچانتے ہیں یعنی ان میں اپنی ماں اور بچے کا اِحساس ہوتا ہے۔ گائے کا بچہ کسی وجہ سے جُدا کر لیا جائے تو اس کا گوالا جب اس کا دودھ نکالتا ہے تو اپنی بغل میں چمڑا رکھ لیتا ہے تاکہ گائے کو تسلی رہے کہ میرا بچہ دودھ پی رہا ہے۔ جانوروں کو دھوکا دینے کے بھی طرح طرح کے طریقے ہیں مگر یہ وہ دھوکا نہیں جس پر گناہ ملتا ہے۔

جانوروں کے کمزور حافظے

بہر حال جانوروں کا حافظہ نہایت کمزور ہونے کے باوجود ان میں اِحساس ہوتا ہے مگر یہ بہت جلد اس کو بھول بھی جاتے ہیں جیسے مُرغی کو ذبح کیا تو اس کے ساتھ والی مُرغی کو اس کا احساس ہوگا وہ اکیلی رہ جائے گی مگر اس کو گناہ نہیں کہیں گے کہ ضرورت تھی تو ذبح کر دیا اگر وہ بیمار ہو کر مر جاتی تو اسے صبر آ جاتا۔ ہر جانور میں کچھ نہ کچھ اِحساس ضَرور ہوتا ہے۔ ہاں! سانپن کے بارے میں سُنا ہے کہ یہ بہت زیادہ تعداد میں انڈے دیتی ہے جن سے کثیر مقدار میں بچے نکلتے ہیں پھر وہ سانپن اپنے ان بچوں کو نگلنا شروع کر دیتی ہے کوئی بچہ اس سے بچ کر نکل جائے تو وہ سانپ بن جاتا ہے۔ اگر سانپن اپنے بچے نہ کھائے اور اس کے اتنے ہی بچے رہیں جتنے انڈوں سے نکلتے ہیں تو ہمارا جینا مشکل ہو

www.dawateislami.net

جائے، چاروں طرف سانپ ہی سانپ نظر آنے لگیں۔

پَروانہ عشق میں نہیں مَرتا

یوں ہی پَروانے کا حافظہ بھی بہت کمزور ہوتا ہے لوگ سمجھتے ہیں یہ عاشق ہے جو اپنی جان قربان کر دیتا ہے جبکہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے لکھا ہے: پروانوں کا حافظہ بہت کمزور ہوتا ہے جہاں ٹکرا کر زخمی ہوتے ہیں پھر وہاں پہنچ جاتے ہیں۔[1] بے چارے ٹکرا ٹکرا کر مَر جاتے ہیں اور لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ ایسا عاشق ہے کہ اس نے اپنی جان قربان کر دی۔ دَر حقیقت یہ صِرف ایک مثال دی جاتی ہے کہ ہم بھی پروانے کی طرح اللہ پاک اور اس کے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کریں۔ ورنہ پروانہ عشق میں مبتلا نہیں ہوتا وہ بے چارا تو اپنی بھول کی وجہ سے مارا جاتا ہے۔

غوثِ پاک کے والد کے "جنگی دوست" لقب کی وجہ

سُوال: غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کے والِد صاحب کو جنگی دوست کیوں کہا جاتا ہے؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

مدینہ

1 ......احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق... الخ، بیان الاسباب المقویۃ لحب اللہ تعالی، ۳۳/۵ ماخوذاً

www.dawateislami.net

جواب: غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق کے والِد صاحب اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے میں آگے آگے تھے، گناہ دیکھ کر ان کو بَرداشت نہیں ہوتی تھی۔ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”غوث پاک کے حالات“ صفحہ 16 پر ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو صالح سَیِّد مُوسیٰ جنگی دوست رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا لَقَب ”جنگی دوست“ اِس لیے ہوا کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خاص اللہ پاک کی رضا کے لیے اپنے نفس کو مارتے اور عبادت میں کافی کوشش کرنے والے اور ریاضت کرنے والے تھے، نیکی کے کاموں کا حکم کرنے اور بُرائی سے روکنے کے لیے مشہور تھے، اِس مُعاملے میں اپنی جان تک کی بھی پَروا نہ کرتے تھے۔

ایک دِن آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جامع مسجد کو جارہے تھے کہ خلیفۂ وقت کے چند مُلازِم شراب کے مٹکے نہایت ہی اِحتیاط سے سروں پر اُٹھائے جارہے تھے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جب ان کی طرف دیکھا تو جلال میں آ گئے اور ان مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے رُعب اور بزرگی کے سامنے کسی مُلازِم کو دَم مارنے کی جُرأت نہ ہوئی، یعنی وہ کچھ بولے بغیر چُپ چاپ چلے گئے تو انہوں نے خلیفۂ وقت (یعنی اس وقت کے بادشاہ) کے سامنے اِس واقعہ کا اِظہار کیا اور آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے خلاف خلیفہ کو اُبھارا، تو خلیفہ نے کہا کہ سَیِّد

www.dawateislami.net

مُوسیٰ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو۔ چنانچہ حضرت سَیِّد مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دربار میں تشریف لے آئے۔ خلیفہ اس وقت غیظ و غضب سے (یعنی غصّے میں بھرا ہوا) کُرسی پر بیٹھا ہوا تھا، خلیفہ نے للکار کر کہا: آپ کون تھے جنہوں نے میرے مُلازِمین کی محنت کو رائیگاں (یعنی برباد) کر دیا؟ حضرت سَیِّد مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: میں مُحْتَسِب (یعنی خِلافِ شرع باتوں کی ممانعت کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرضِ منصبی ادا کیا ہے۔ خلیفہ نے کہا: آپ کس کے حکم سے مُحْتَسِب مُقرَّر کیے گئے ہیں؟ حضرت سَیِّد مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے رُعب دار لہجے میں جواب دیا: جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے مُحْتَسِب مُقرَّر کیا ہے کہ میں تم لوگوں کا اِحتساب کروں اور تمہیں بُرائیوں سے روکو۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اِس اِرشاد پر خلیفہ پر ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد سر اُٹھا کر عاجزی کے ساتھ بولا: حضور والا! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینے اور گناہ سے روکنے کے عِلاوہ مٹکوں کو توڑنے میں کیا حِکمت ہے؟ فرمایا: تمہارے حال پر شَفقت کرتے ہوئے نیز تم کو دُنیا و آخرت کی رُسوائی اور ذِلَّت سے بچانے کی خاطر۔ خلیفہ پر آپ کی اِس حِکمت بھری گفتگو کا بڑا اثر ہوا اور مُتاثِر ہو کر عرض

www.dawateislami.net

گزارہوا: عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی مُحتَسِب کے عُہدے پر مامور ہیں یعنی میں نے بھی آپ کو مُحتَسِب بنایا ہے۔ حضرت چونکہ غوث پاک کے والد تھے، مُتوَکِّلانہ انداز میں فرمایا: جب میں اللہ تعالٰی کی طرف سے مامور (یعنی مُقرَّر کیا گیا) ہوں تو پھر مجھے خَلق (یعنی مخلوق) کی طرف سے مامور ہونے کی کیا ضَرورت ہے۔ اسی دِن سے آپ "جنگی دوست" کے لَقب سے مشہور ہو گئے۔[1] اللہ رَبُّ العزت کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مَغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فِرشتوں اور جنات کا اِنکار کرنا کیسا؟

سُوال: فِرشتوں اور جنات کا اِنکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: فِرشتوں اور جنات کے وجود کا اِنکار کرنا کُفر ہے کیونکہ ان دونوں کا وجود قرآنِ کریم سے ثابِت ہے۔ فرشتوں کا جگہ جگہ تذکرہ ہے اور آیتِ دُرُود مشہور ہے جو ہم پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں اور لاکھوں لوگوں کو یہ آیتِ مُبارکہ یاد ہو گی اِس میں بھی فرشتوں کا تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۶) ترجمۂ کنز الایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ "اِس کے

مدینہ

1 ...... سیرتِ غوث الثقلین، ص ۵۲ قادری کتب خانہ سیالکوٹ

www.dawateislami.net

عِلاوہ بھی بہت سارے مقامات پر قرآن و حدیث میں فرشتوں کا تذکرہ موجود ہے۔ یُوں ہی جنات کے وجود کا بھی قرآنِ کریم میں کئی جگہ تذکرہ ہے یہاں تک کہ قرآنِ کریم میں ایک پوری سورت "سورۃُ الجن" کے نام سے ہے تو جنات کے وجود کا اِنکار کیسے ہو سکتا ہے؟ لٰہذا جو فرشتوں اور جنات کے وجود کا اِنکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔

فرِشتے مختلف کاموں پر مامور ہوتے ہیں

سُوال: فرشتوں کے ذِمّے کیا کیا کام ہیں؟[1]

جواب: زمین و آسمان فرِشتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ فرشتوں کے ذِمّے ایک کام تو عبادت ہے۔ آسمانوں میں فرِشتوں کی صفیں بنی ہوئی ہیں کوئی قیام میں ہے تو کوئی رُکوع میں اور کوئی سجدے کی حالت میں۔[2] بعض فرشتوں کے ذِمّے خُصُوصی کام ہیں جیسا کہ حضرتِ جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آتے اور وحی لاتے رہے،[3] حضرتِ میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... تاریخ ابنِ عساکر، ابو عثمان امیہ بن عبد اللہ بن عمرو، ۹/۲۹۶، رقم: ۸۱۴ دار الفکر بیروت

3 ...... الحبائک فی اخبار الملائک، رؤوس الملائکۃ الاربعۃ الذین...الخ، ص۱۶، حدیث: ۲۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

کے ذِمّے روزی تقسیم کرنا وغیرہ، حضرتِ اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صُور پکڑ کر حکم کے منتظر ہیں کہ کب حکم ہو اور میں صور پھونکوں پھر دوبارہ بھی صور پھونکا جائے گا لوگ اُٹھیں گے اور حضرتِ عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذِمّہ لوگوں کی رُوحیں قبض کرنا ہے۔[1] سب کی رُوح یہی قبض کرتے ہیں یا ان کے ماتحت اور بھی ہیں اِس بارے میں مختلف رِوایات ہیں۔[2] اِس کے عِلاوہ کِراماً کاتبین فرشتے بھی ہیں جو ہمارے ساتھ ہوتے ہیں ان میں سے ایک نیکیاں لکھتا ہے اور دوسرا گناہ لکھتا ہے۔[3] ایک فِرِشتہ اِنسان کے مُنہ پر مُقرّر ہے تاکہ سانپ، بچھو اور کیڑا مکوڑہ مُنہ میں نہ چلا جائے۔[4] اِسی طرح قبر میں سُوالات کرنے پر بھی فرشتے مامور ہیں جنہیں مُنکَر نکیر کہا جاتا ہے،[5] ماں کے پیٹ میں بچہ بنانے پر بھی فرشتے مامور ہیں۔[6] یوں مختلف فرشتوں کی مختلف ڈیوٹیاں ہیں، بادلوں پر بھی فرشتہ مُقرّر ہے جسے رَعد کہا جاتا ہے، قرآنِ کریم کی ایک سورت کا نام بھی رَعد ہے۔ اس فرشتے کا قد چھوٹا ہے، کوڑے (یعنی ہنٹر) سے بادلوں کو چلاتا

مدینہ

1 تفسیر بغوی، پ۳۰، النازعات، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۴۱۱ ماخوذاً

2 الحبائک فی اخبار الملائک، ماجاء فی ملک الموت علیہ السلام، ص۴۲، حدیث: ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۷

3 تفسیر طبری، پ۲۶، ق، تحت الآیۃ: ۱۷، ۱۱/۴۱۶، حدیث: ۳۱۸۵۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت

4 تفسیر طبری، پ۱۳، الرعد، تحت الآیۃ: ۱۱، ۷/۳۵۰، حدیث: ۲۰۲۱۱ مفھوماً

5 ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، ۲/۳۳۷، حدیث: ۱۰۷۳

6 مسلم، کتاب القدر، باب کیفیۃ خلق الآدمی فی بطن امہ، ص۱۰۹۰، حدیث: ۶۷۲۵

www.dawateislami.net

ہے، جب کوڑا (یعنی ہنٹر) بادلوں پر مارتا ہے تو آسمان پر بجلی چمکتی دِکھائی دیتی ہے یہ اس فرشتے کے کوڑا (یعنی ہنٹر) مارنے کی وجہ سے بجلی چمکتی ہے۔[1]

(**امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) کچھ فرشتوں کے ذِمّے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کو تلاش کرنا ہے، وہ گھومتے رہتے ہیں جہاں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر ہوتا ہے اس مجلس میں آتے ہیں اور جو دُرُودِ پاک پڑھا جاتا ہے اسے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں پیش کرتے ہیں۔[2]

اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے مدد مانگنے کا ثبوت

سُوال: کیا اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے مدد مانگنے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: ماں سے مدد مانگو، باپ سے مدد مانگو اور اسکوٹر چوری ہو جائے تو پولیس والوں سے مدد مانگو تو کچھ بھی نہ ہو، اللہ پاک کے وَلی غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے مدد مانگو تو ایمان ہی چلا جائے یہ کیسی عجیب مَت ماری گئی ہے۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے مدد مانگنے میں کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے بلکہ ان سے مدد مانگنا قرآنِ کریم کی آیاتِ مُبارَکہ سے ثابت ہے۔ (امیرِ اہلسنّت

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۷/ ۹۳

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوة، باب ما یحصل لامته... الخ، ۸/ ۵۹۴، حدیث: ۱۴۲۵۰ ماخوذاً دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کہنے پر قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے مدد مانگنے پر قرآن و حدیث سے دَلائل دیتے ہوئے فرمایا کہ) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے اِرشاد فرمایا:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ (پ۲۸، التحریم:۴)	ترجمۂ کنز الایمان: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

اِسی طرح فرمایا:

اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ۝ (پ۶، المائدہ:۵۵)	ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

قرآنِ کریم کی اِن آیاتِ مُبارکہ میں یہ تذکرہ موجود ہے کہ اللہ پاک بھی مددگار ہے، اس کا رَسول بھی مددگار ہے، فرشتے بھی مددگار ہیں اور نیک مومنین بھی مددگار ہیں۔

اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگنے کی ترغیب

حدیثِ پاک میں خود نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترغیب دِلائی ہے

www.dawateislami.net

کہ اگر کسی موقع پر ضَرورت ہو تو پھر اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگی جا سکتی ہے چنانچہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تم میں کوئی ایسی جگہ پر ہو، جہاں اس کا کوئی مددگار نہیں ہے اور اسے مدد کی ضَرورت ہے تو وہ یوں کہے: یَاعِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ، یَاعِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ، یَاعِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ یعنی اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔[1] اِس حدیثِ پاک کی شرح میں عُلَمانے یہ لکھا ہے کہ غیب میں ایسے بندے موجود ہوتے ہیں جو لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔[2]

سواری خود بخود کیسے رُک گئی؟

حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں کہ ایک مقام پر میری سواری بھاگ گئی تو کوئی پکڑنے والا نہیں تھا تو میں نے دُور سے آواز لگائی: ”یَاعِبَادَ اللہِ اَحْبِسُوْنِیْ یعنی اے اللہ کے بندو! میرے لیے اس سواری کو روک دو۔“ تو وہ سواری خود بخود رُک گئی۔ امام طبرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ھٰذَا اَمْرٌ مُجَرَّبٌ یعنی یہ معاملہ تجربہ شدہ ہے۔[3] اِس طرح کی بہت ساری

مدینہ

1 ......مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب مایقول الرجل اذا ندت... الخ، ۷/۱۳۲، حدیث: ادار الفکر بیروت

2 ......معجمِ کبیر، عن عتبہ بن غزوان، ۱۷/ ۱۱۷حدیث: ۲۹۰ ماخوذاً دار احیاء التراث العربی بیروت

3 ...... معجمِ کبیر، عن عتبہ بن غزوان، ۱۷/ ۱۱۷حدیث: ۲۹۰

www.dawateislami.net

رِوایات اور عُلَما کے اَقوال بھی موجود ہیں حتّٰی کہ حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ مُحدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا پورا قصیدہ ہے کہ جس میں آپ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے طرح طرح کی مدد طلب کی اور کہا کہ میرا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلاوہ کوئی غم خوار ہی نہیں ہے، جب بڑی بڑی مصیبتیں پیش آتی ہیں تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ہی اِلتجا کرتا ہوں۔[1] اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگی جائے اور یہ سمجھا جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہی مدد کرتے ہیں تو اس میں شرک یا کفر کا دور دور تک کوئی شائبہ نہیں۔

عام بندے مدد کر سکتے ہیں تو پھر اَولیا کیوں نہیں کر سکتے؟

سُوال: سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ میں ہے: "﴿وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور تجھی سے مدد چاہیں۔" پھر دوسروں سے مدد کیوں مانگی جاتی ہے؟[2]

جواب: ﴿وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴾ (الفاتحہ: ۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور تجھی سے مدد چاہیں۔"[3]

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۰ / ۳۶۷ ماخوذاً

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ خزائنُ العرفان میں

www.dawateislami.net

اس کا اِنکار نہیں، اللہ پاک سے مدد مانگنی چاہیے، ہم مانگتے بھی ہیں وہ اپنے آپ ہمیشہ ہمیشہ سے مدد گار ہے، مگر اِس آیت میں اِس بات کا اِنکار تو نہیں کہ اللہ پاک کی عطا کردہ طاقت سے بھی کوئی اور مدد نہیں کر سکتا۔ آخر پولیس والا بھی تو تمہارے ساتھ تعاون کرتا ہے، تمہاری گمشدہ اسکوٹر لا کر تمہیں دے دیتا ہے تو یہ مدد کرنے کی طاقت اسے اللہ پاک نے ہی تو دی ہے، جب جان خطرے میں ہوتی ہے تو ڈاکٹر سے بھی تو ہم مدد مانگتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب جتنا خرچہ ہوتا ہے ہونے دو، آپریشن ہوتا ہے تو وہ بھی کر ڈالو مگر جان بچالو، جج سے بھی مدد مانگتے ہیں، کہیں سے گر کر چوٹ لگ جائے تو ماں کو مدد کے لیے پکارتے ہیں کہ ماں آ کر سنبھال لے، جب اتنے سارے لوگوں سے مدد مانگتے ہیں تو پھر اَولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام سے مدد کیوں نہیں مانگ سکتے؟ یہ غَلَط فہمیاں شیطان نے پیدا کی ہوئی ہیں لہٰذا اَولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام سے مدد مانگنے

اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ﴿وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے، حقیقی مُستعان وہی ہے باقی آلات و خدام و احباب وغیرہ سب عونِ الٰہی کے مَظہر ہیں، بندے کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کارکن دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء و انبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدہ باطلہ ہے کیونکہ مقربانِ حق کی امداد امدادِ الٰہی ہے استعانت بالغیر نہیں۔

(خزائن العرفان، پ ۱، فاتحہ، تحت الآیہ: ۴، ص ۳ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اَولیائے کِرام وصال کے بعد بھی مدد فرماتے ہیں

سُوال: اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے دُنیا سے پَردہ فرمانے کے بعد بھی کیا انہیں مدد کے لیے پکار سکتے ہیں؟[1]

جواب: اھلُ اللہ (یعنی اللہ والے) جب دُنیا سے رُخصت ہوتے ہیں تو وہ ان کے اَجر اور اِنعام ملنے کا وقت ہوتا ہے۔ اب اس اَجر اور اِنعام ملنے کے وقت انہیں بے کس اور بے بس بنا دیا جائے کہ یہ کچھ کر ہی نہ سکیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وصال کے بعد تو پہلے سے زیادہ ان میں مدد کرنے کی طاقت آ جاتی ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی جو پانچویں صدی کے مُجَدِّد اور بہت بڑے وَلِیُّ اللہ تھے اور مسلمانوں کی بھاری تعداد ان سے واقف ہے یہ فرماتے ہیں: جس سے زندگی میں مدد مانگی جا سکتی ہے اس سے مَرنے کے بعد بھی مدد مانگی جا سکتی ہے۔[2] حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے چار بزرگوں کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ قبر میں ہونے کے باوجود زندوں

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب السفر، الباب الاول فی الآداب من اول النهوض...الخ، ۳۰۸/۲ ماخوذاً

www.dawateislami.net

کی طرح تَصَرُّف کرتے ہیں یعنی اللہ پاک کے دیئے ہوئے اِختیارات اِستعمال کرتے ہوئے مدد وغیرہ فرماتے ہیں ان میں سے ایک شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کا بھی نام ہے۔[1] اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو دُنیا سے پَردہ فرمانے کے بعد بھی مدد کے لیے پکارنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

غوثِ پاک کا نام سُن کر کس کو کیا ہوتا ہے؟

اب بھی اگر کوئی کہے کہ یَا رَسُوْلَ اللہ، یا غوث پاک کیوں بولتے ہو؟ تو اس سے یہی کہا جائے گا کہ قبرستان جا کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْر کیوں کہتے ہو؟ قبر والوں میں نمازی، شرابی اور چور ڈاکو سب موجود ہوتے ہیں اس کے باوجود انہیں یَا اَھْلَ الْقُبُوْر کہہ کر پکارا جاتا ہے، قبرستان میلوں میلوں تک پھیلا ہوا ہوتا ہے، (اِس موقع پر امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مَرکز الاولیا لاہور سے عالمی

مدینہ

1 ...... لمعات التنقیح، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ۴/۲۱۵، تحت الباب: ۸ ماخوذاً دار النوادر للبنانیۃ بیروت

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ علی بن ہیتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے چار مشائخ کو دیکھا جو اپنی قبروں میں بھی زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔ ان میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی، دوسرے حضرت شیخ معروف کرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی، تیسرے حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عقیل منجبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور چوتھے حضرتِ سَیِّدُنا شیخ حیا بن قیس حرانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشیء من عجائب، ص ۱۲۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی آنے والے اسلامی بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا کہ) آپ کا میانی قبرستان کتنے میل پر پھیلا ہوا ہے، ہو سکتا ہے کہ یہ پاکستان کا سب سے بڑا قبرستان ہو۔ اس کے سرے پر کھڑے ہو کر کوئی اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ یَااَھۡلَ الۡقُبُوۡر کہے تو شیطان کبھی وسوسہ نہیں ڈالتا، جہاں یا غوثِ پاک کہا تو شیطان فوراً وسوسہ ڈال دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غوثِ پاک کے نام میں کوئی کرنٹ ہے، اس سے عشاق کے دِل میں فَرحت و سُرور پیدا ہوتا ہے جبکہ کئی لوگوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے، اللہ کریم ایسوں کو بھی اس تکلیف سے شفا عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سوچنے والے نہیں، ماننے والے بن جاؤ

اَولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کے بارے میں سوچنے والے نہیں، ماننے والے بن جاؤ۔ جو اَولیا کے بارے میں اس طرح کی (کہ انہیں مدد کے لیے نہیں پکارنا چاہیے، یہ کچھ نہیں کرسکتے وغیرہ وغیرہ) باتیں کرتے ہیں، انہیں سننے سے ہمارے کان بہرے ہیں، انہیں سنناہی نہیں، سنیں گے تو عِلم کی کمی کی وجہ سے وَسوسوں میں پڑیں گے۔ اللہ پاک ہم سب کا اِیمان سلامت رکھے، ہمیں نیک اور ایک بنادے اور جن کو وساوس آتے ہیں اللہ پاک ان کے وساوس کو بھی دور فرما

www.dawateislami.net

دے تا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ مل کر مسجدیں بناؤ اور نمازی بڑھاؤ تحریک کا حصہ بن جائیں۔ اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو پکارنے کے بارے میں وساوس کو قریب مَت آنے دو۔ اَولیائے کِرام نے بھی اولیائے کِرام کو پکارنے کی اِجازت دی ہے، اِس طرح کے سُوالات کے جوابات سے کُتُب بھری پڑی ہیں، مکتبۃُ المدینہ نے ”کراماتِ شیرِ خُدا“ ایک رِسالہ چھاپا ہے،[1] اس کے آخر میں کئی صفحات پر سوالاً جواباً مدد مانگنے کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے، اِس کا مُطالعہ کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیطان قریب نہیں آئے گا اور سارے وَساوس بھی ختم ہو جائیں گے۔

پیرِ کامل کی خصوصیات

سُوال: پیرِ کامل میں کون کون سی خصوصیات ہونی چاہیے؟

جواب: پیرِ کامل وہ ہوتا ہے جو پیری مُریدی کے قابل ہو۔ کامل ایک اِضافی لفظ ہے جو جناب کی طرح تعظیماً بولا جاتا ہے۔ ورنہ جو پیر ہے وہ کامل ہی ہے اور جو ناقص ہے وہ پیر نہیں بن سکتا۔ کامل پیر کے لیے چار بنیادیں ضَروری ہیں جبھی چھت کھڑی رہے گی، اگر ایک بنیاد بھی کمزور ہوئی تو چھت گر جائے گی۔ یعنی وہ پیری

مدینہ

1 ......یہ 95 صفحات پر مشتمل رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہی مایہ ناز تصنیف ہے۔ مکتبۃ المدینہ سے اسے ھدیۃً حاصل فرما کر مطالعہ کیجئے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

مُریدی نہیں کر سکے گا۔

(1)وہ سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو، یہ نہیں کہ باقی سب کچھ کرتا ہو کسی صحابی سے مَعَاذَ اللہ چِڑتا ہو، غوثِ پاک کا منکر ہو وغیرہ وغیرہ۔ صحیحُ العقیدہ سُنّی ہونا یہ اس کے لیے بنیادی شرط ہے ورنہ یہ خود بھی ڈوبے گا اور دوسروں کو بھی لے ڈوبے گا۔ کئی ڈوبنے والے لے لے کر ڈوب رہے ہیں، اللہ پاک ان کے شر اور ان کی پرچھائی سے ہم مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

(2)اِس کا سِلسِلۂ بیعت سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملتا ہو، جیسا کہ قادری سِلسِلہ میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خلافت مولا مشکل کشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو، ان کی خلافت ان کے شہزادے امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو، ان کی خلافت امام زینُ العابدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کو پھر یہ سِلسِلہ چلتے چلتے غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق تک پہنچتا ہے اور ان سے پھر ہم قادری بنے۔ اگر بیچ میں کوئی ایسا آجائے جس کا سِلسِلہ متصل نہیں، اس نے خالی دعویٰ کر دیا تھا کہ میں قادری ہوں یوں وہ پیر صاحب بن گیا تو یہ سارا سِلسِلہ منقطع ہو جائے گا۔ ایسے ڈبہ پیر بھی ہوں گے جو اس طرح سلسلے چلاتے ہوں گے لیکن جب تک یقینی معلومات نہ ہو تو کسی کو ڈبہ پیر نہیں کہہ سکتے۔

(3)عالِمِ دِین ہو، ورنہ شیطان بھی عالِم نہیں علّامہ ہے لیکن وہ عالِمِ دِین نہیں

www.dawateislami.net

ہے۔ بَدمذہب عالِمِ دِین نہیں ہوتا۔ عالِمِ دِین صِرف عُلَمائے اہلسنّت ہی ہیں۔ عالِمِ دِین کی Definition (یعنی تعریف) یہ نہیں کہ اس کے پاس دَرسِ نظامی کی سَند ہو اور اس کو آتا کچھ نہ ہو، آدمی سَند سے نہیں عِلم سے عالِم بنتا ہے، اس کے پاس اتنا عِلم ہو کہ وہ عالِم کی شَرائط پر پورا اُترتا ہو، یعنی عَقائد میں اس کو معلومات ہو۔ عقائد سے مُراد یاغوث کہنا اور مدد مانگنا وغیرہ فقط یہ عقیدے مراد نہیں ہیں بلکہ ضَروریاتِ دِین والے بھی عَقائد مُراد ہیں، جن سے مَعَاذَ اللہ کُفر یا گمراہی میں نہ جا پڑے۔ اس کو اپنے بنیادی عَقائد کی معلومات ہو، ضَرورت کے مَسائل جانتا ہو اور جب ضَرورت پڑ جائے تو ضَرورت کے مَسائل کتابوں سے نکالنے کی اس میں صلاحیت ہو۔

(4) وہ فاسِقِ مُعلِن نہ ہو یعنی عَلَی الْاِعْلَان فسق نہ کرتا ہو جیسے داڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے والا نہ ہو، عورتوں میں بیٹھنے اور ان سے ہاتھ چُھوانے والا نہ ہو کہ اس طرح کا پیر اللہ پاک تک نہیں بلکہ شیطان تک پہنچائے گا۔ بعض ایسے پیر بھی ہوتے ہیں جو مُنہ بھر کر گالیاں بک رہے ہوتے ہیں اور جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اللہ پاک ایسے پیروں سے ہمیں بچائے اور اچھوں سے ملائے۔ بہر حال اگر کوئی ایسا بھی ہو تو اس کے خلاف جھنڈا نہیں اُٹھانا کہ فساد ہو گا، ہمیں کسی سے جھگڑا نہیں کرنا، میں نے نہ کسی کا نام لیا ہے اور نہ کسی کی

www.dawateislami.net

طرف اِشارہ کیا ہے۔ میں نے نشاندہی کر دی ہے اب جو ایسا ہو گا وہ سمجھ جائے گا ، اللہ پاک کرے کہ اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔ اب اگر کوئی ہم سے بگڑتے ہوئے یہ کہے کہ تم نے بے نمازیوں کی بُرائی کیوں کی؟ میں بے نمازی ہوں میں چھوڑوں گا نہیں۔ یاد رہے کہ بے نمازیوں کی بُرائی تو قرآن و حدیث میں ہے ، ہم نے اپنی طرف سے تو بُرائی نہیں کی۔ بہر حال ایسوں کو بھی اللہ پاک ہدایت دے ، ہمارا جھگڑا تو شیطان سے ہے اور شیطان کے خلاف ہماری جنگ جاری رہے گی۔

لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن پھرتے ہیں
اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

یعنی راہ نما کے بھیس میں سینکڑوں لٹیرے ڈاکو ایمان چھیننے والے پھر رہے ہیں۔ (اگر جینا چاہتے ہو تو ان ڈاکوؤں کو پہچان کر ان سے دور رہو۔)

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں گے تو یَكْ دَرْ گِیْر مُحْکَمْ گِیْر رہیں گے۔ تھوڑا اِدھر کا ذائقہ لے لیا، تھوڑا اُدھر کا ٹیسٹ کر لیا تو دو کشتیوں کا سوار ڈوب جاتا ہے ، کشتی ایک ہو گی تو ہی منزل ملے گی ، یَكْ دَرْ گِیْر مُحْکَمْ گِیْر یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی سے پکڑ۔ دعوتِ اسلامی کو پکڑ لو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ منزل مِل جائے گی اور محشر میں ہم اس شان سے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

کے پیچھے پیچھے جنت میں جارہے ہوں گے کہ

خُلد میں ہو گا ہمارا داخلہ اِس شان سے
یَارَسُوْلَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

بیعت کے الفاظ پورے نہ دہرائے تو...؟

سُوال: اگر بیعت کے دَوران کوئی لفظ سمجھ نہ آنے کے سبب چھوٹ جائے تو کیا بیعت ہو جائے گی؟

جواب: بیعت کے لیے اِیجاب و قبول شرط ہے، مُنہ سے بولنا شرط نہیں۔ گونگا بے چارہ کہاں بولتا ہے؟ لیکن وہ بیعت ہو سکتا ہے۔ یوں ہی بالکل چھوٹا بچہ کہاں بولتا ہے؟ لیکن بچہ بھی ولی کی اجازت سے بیعت ہو سکتا ہے۔[1] مثلاً نابالغ کے باپ نے پیر صاحب سے کہہ دیا کہ اسے مُرید کر لیں۔ اب پیر صاحب فرما دیں کہ میں نے قبول کر لیا تو یہ بیعت ہو گئی۔ ماں چونکہ اولیا میں نہیں آتی لہٰذا اس کی اِجازت سے مُرید نہیں ہو گا۔

بہر حال بیعت کے لیے وہ الفاظ کہنا شرائط میں سے نہیں لیکن کہنے میں کوئی حرج بھی نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے کہ یہ بزرگوں کا ایک طریقہ ہے۔ اس

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ:۲، ص۲۳۵

www.dawateislami.net

میں ایک عہد ہوتا ہے اور توبہ ہوتی ہے۔

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

سُوال: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے اِس شعر کی وضاحت فرما دیجیے:

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا (حدائقِ بخشش)

جواب: اِس شعر میں ایک حکایت کی طرف اِشارہ ہے کہ غوثِ پاک کا اِرشاد ہے: میرا رب کہتا ہے کہ اے عبدُ القادر! کھا، تو میں کھاتا ہوں۔ اے عبد القادر! پی، تو میں پیتا ہوں۔[1] اس طرح کے غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کے اَقوال ہیں۔ جن کو اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے شعر میں بیان فرمایا ہے۔

بچوں کے دِل میں اَولیا کی محبت کیسے پیدا کی جائے؟

سُوال: چھوٹے بچوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی محبت پیدا کرنے کے لیے والدین کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: چھوٹے بچوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی محبت پیدا کرنے کے لیے انہیں مَدَنی چینل دِکھانا چاہیے۔ خُصُوصاً جو جُلُوس نکلتے ہیں تو وہ دِکھائے جائیں۔ ویسے بھی جُلُوس کا سلسلہ بچوں کے لیے بہت دِلچسپ ہوتا ہے۔ جُلُوس

---

1 ...... الحقائق فی الحدائق، ص ۱۰۹ ماخوذاً مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

www.dawateislami.net

کے سلسلے بچوں کے لیے دِلچسپی میں شاید کارٹون سے بڑھ کر ہوں گے۔ جُلُوسِ غوثیہ میں "سلطانِ ولایت! غوثِ پاک" کے نعرے کی آواز جب ان کے کانوں میں آتی ہوگی تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مَدَنی چینل کے سامنے آ جاتے ہوں گے۔ اگر گھر میں مَدَنی چینل چلتا ہوگا تو کھیل کود چھوڑ کر سب جمع ہو جاتے ہوں گے۔ عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں بھی جُلُوس میں کافی بچے جمع ہو جاتے ہوں گے لیکن یہ الگ بات ہے کہ سب جنّت حال میں پہنچ نہیں پاتے۔ بہر حال مَدَنی چینل دیکھ کر بچوں کو اتنا بھی سمجھ پڑ جائے کہ غوثِ پاک بہت بڑے ولی ہیں تو یہ بھی بڑی بات ہے۔

گھر میں کثرت سے غوثِ پاک کا ذِکر کیجیے

بار بار بچوں کے سامنے غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کا نام لیا جائے تا کہ ان کے دِل و دماغ میں یہ بات نقش ہو جائے کہ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق اللہ کے ولی ہیں۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر میں غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کا نام سُنا ہے۔ ہم میمنوں کے گھروں میں بڑی بوڑھیاں یوں دُعا دیتی ہیں: "جا بیٹا! تجھے پیرانِ پیر کا وسیلہ۔ جا بیٹا! تجھے غوثِ پاک کی مدد۔" تو یوں غوثِ پاک کا ذِکر سُن سُن کر یہ بات ذہن میں بیٹھ گئی کہ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ

www.dawateislami.net

الرَّزَّاق بہت بڑے بزرگ، اللہ پاک کے نیک بندے اور وَلی ہیں۔

ہر ماہ گھر میں گیارھویں کا اِہتمام کیجیے

گھروں میں ہر مہینے گیارھویں شریف کا اِہتمام کرنا چاہیے۔ ہر مہینے نیاز میں کوئی عمدہ غِذا پکالی جائیں۔ ویسے تو عمدہ غذائیں ہر گھر میں پکائی ہی جاتی ہیں لیکن ایک دِن خاص کر کے پکائی جائے جس میں سب بچوں کو بھی پتا ہو کہ آج غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کی نیاز ہے۔ پھر بچے بھی ہر مہینے تیار بیٹھے ہوں کہ امی جان! غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کی نیاز کب ہو رہی ہے؟ اس بار بریانی پکانی ہے۔ دوسری گیارھویں شریف پر دوسرا مَدَنی منا بولے گا کہ میں تو اس گیارھویں شریف میں مسور پلاؤ کھاؤں گا۔ یوں گیارھویں شریف کی نیاز کا ایسا ماحول بنے کہ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کی محبت بچوں کے دماغ میں بیٹھ جائے۔

مَدَنی چینل کے ذَریعے بچوں کے دِلوں میں اَولیا کی محبت

سُوال: چھوٹے بچوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی محبت پیدا کرنے کے لیے مَدَنی چینل کتنا کار آمد ہے؟[1]

جواب: جی ہاں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی چینل ولیوں کی محبت کے جام پلاتا ہے۔ گھر میں

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جب یہ چلے گا تو اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی محبت بچوں کے دِلوں میں پیدا ہوتی چلی جائے گی۔مَدَنی چینل پر بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے اَیّام منانے کا خصوصی اِہتمام کیا جاتا ہے مثلاً جب رَجب شریف کی تشریف آوری ہوتی ہے تو ہمارے یہاں چھ دِن مَدَنی مذاکروں کی ترکیب ہوتی ہے۔ان مَدَنی مذاکروں سے پہلے خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شان میں جُلُوسِ غریب نواز کا اِہتمام ہوتا ہے۔بچے جب یہ دیکھیں گے تو ان کے ذہن میں بیٹھے گا کہ خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بھی بہت بڑے بزرگ اور وَلِیُّ اللّٰہ ہوئے ہیں۔یوں ہی دِیگر بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے یوم مناتے دیکھ کر بچوں کے دِلوں میں ان کی عقیدت بیٹھے گی۔

بچوں کو بزرگانِ دِین کے واقعات سنایئے

سُوال: چھوٹے بچوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی محبت پیدا کرنے کے لیے کیا بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے واقعات سنانا بھی کارآمد ہو سکتا ہے؟[1]

جواب: جی ہاں! مکتبۃ المدینہ کی کتابوں سے پڑھ کر یا زبانی وقتاً فوقتاً گھر میں بچوں کو

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے واقعات سُنائے جائیں تو بچوں کے دِلوں میں ان کی محبت پیدا ہو گی مثلاً غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کے واقعات بیان کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کے ان تین رَسائل سے مدد لی جاسکتی ہے:(۱) سانپ نما جن (۲) جنات کا بادشاہ (۳) منے کی لاش۔ جب بچوں کو بار بار غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کے واقعات پڑھ کر سنائیں گے تو ان کے دِل میں غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کی محبت پیدا ہو گی اور اللہ کرے گا تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

بچوں کو مزارات پر لے جایئے

سوال: کیا چھوٹے بچوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی محبت پیدا کرنے کے لیے بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے مزارات پر لے جانا بھی کارآمد ہو سکتا ہے؟[1]

جواب: جی ہاں! اگر بچوں کو وقتاً فوقتاً ولیوں کے مزارات پر لے جائیں تو ان کے دِل میں اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی محبت پیدا ہو گی مثلاً کبھی کسی ولی کے مزار شریف پر لے گئے کہ یہ فُلاں ولی کا مزار شریف ہے، یہ فُلاں ولی کی دَرگاہ ہے تو اس طرح بھی ان کا ذہن بنتا چلا جائے گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے دِلوں

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

میں ولیوں کی محبت گھر کرتی چلی جائے گی۔

اُلٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟

سُوال: اُلٹی جوتی کا رُخ قبلے کی طرف ہو تو کیا اسے سیدھا نہ کرنا گناہ ہے؟

جواب: اگر جان بوجھ کر اُلٹی جوتی رکھ دی تب بھی گناہ نہیں ہے البتہ اگر اُلٹی جوتی دیکھ کر سیدھی نہ کی جائے تو اس کے سبب تنگدستی آتی ہے۔ لہٰذا اگر اُلٹی جوتی نظر آئے تو سیدھی کر دی جائے اگرچہ قبلہ رُخ ہو یا نہ ہو۔

باپ کو مارنے پر کیا حکم ہے؟

سُوال: غصے میں آکر بیٹے نے باپ سے مار پیٹ کر لی تو بیٹے پر کیا حکم لگے گا؟

جواب: ایسے بیٹے پر بہت سخت حکم لگے گا۔ والد کو مارا اس سے پہلے اس کو خود مَر جانا اور دُنیا سے چلے جانا چاہیے کیونکہ یہ بہت بڑا پاپ (یعنی جُرم) ہے۔ جو بھی سنے گا پھٹکار بھیجے گا کہ کیسا بیٹا ہے؟ بہر حال جو ایسی نادانی کر چکا ہو تو اسے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرنی اور کسی بھی طرح والد صاحب کو راضی کرنا ہوگا۔ اگر والد صاحب بولیں کہ تیری جتنی بھی جائیداد ہے مجھے دے دے، خالی پہنے ہوئے کپڑوں کے ساتھ رہ، تب معاف کروں گا! تو بیٹے کو چاہیے کہ والد کو راضی کرنے کے لیے سب کچھ دے دے۔ ظلم کرنے کے لیے اس کو باپ ہی ملا تھا۔ ظلم تو ظلم ہے کسی پر حتّٰی کہ ایک چیونٹی پر بھی ظلم نہیں کر سکتے چہ جائیکہ

www.dawateislami.net

والد پر ظلم کیا جائے۔ توبہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ! ۔ اللہ پاک سچی توبہ اور اس کے تقاضے پورے کرنا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

والدین کی تعظیم پر بزرگانِ دین کے واقعات

سُوال: والد صاحب سے بات کرنے کا طریقہ کار اور آداب کیسے پتا چلیں؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا، ملک اور بیرون ملک اس معاملے میں بھی بُرا حال ہے۔ اب وہ حالت ہے کہ آپ کا دیا ہوا ایک مَدَنی پھول یاد آرہا ہے کہ جب آپ سے ایک مَدَنی مذاکرے میں سُوال ہوا تھا کہ اگر پیر روٹھ جائے تو مُرید اسے کیسے منائے؟ تو آپ نے فرمایا تھا کہ ”اب مُرید کو پڑی کب ہے کہ پیر کو راضی کرے۔“ آج کل جس طرح پیری مُریدی کا بُرا حال ہے کہ پیر کے حوالے سے مقام مرتبہ اور تعظیم وغیرہ نہیں پائی جاتی تو ایسی ہی بے عملی والدین کے معاملے میں بھی ہے۔ والد کے آگے چلنے کو بھی بے ادبی قرار دیا گیا کہ اس کے آگے نہ چلیں۔ اب اولاد کو کیسے سمجھائیں کہ ماں اور باپ کا مرتبہ کیا ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال) (امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) مطلقاً بزرگوں کے آگے نہیں چلنا چاہیے کہ ادب کے خلاف ہے۔

امام ابنِ سیرین اور والدہ کا اَدب

(نگرانِ شُوریٰ نے مزید فرمایا:) اب یہ کس طرح اولاد کو سمجھائیں کہ والدین

www.dawateislami.net

کے سامنے نگاہیں جھکائیں، خشیت کا اِظہار کریں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بہت بڑے مُحدِّث تھے، ان کی بہت شہرت تھی۔ کوئی ان کی زیارت کے لیے آیا لیکن وہ وہاں نہیں ملے جہاں حدیث پڑھاتے تھے۔ وہ تلاش کرنے کے لیے نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک اِنتہائی بوڑھی عورت کے آگے ایک بہت ہی کمزور قسم کا ڈرا سہا شخص بیٹھا ہوا ہے۔ کسی نے کہا کہ یہی امام ابنِ سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن ہیں۔ اس نے پوچھا: یہ کس حالت میں ہیں؟ کہا کہ یہ اپنی والدہ کے آگے بیٹھے ہیں اور ماں کی محبت اور تعظیم کے سبب اسی طرح ڈرے سہمے بیٹھتے ہیں۔(1)

حضرت بایزید بسطامی اور والدہ کا ادب

جواب: حضرتِ سیِّدُنا بایزید بِسطامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا واقعہ بھی ہے کہ ایک سخت سردی کی رات ماں نے پانی منگوایا۔ یہ پانی لے کر آئے تو ماں کی آنکھ لگ چکی تھی۔ گھنٹوں گزرنے کے بعد صبح سویرے ماں کی آنکھ کھلی تو کیا دیکھا کہ بایزید بِسطامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی پانی کا برتن لے کر کھڑے تھے۔ سخت سردی کی وجہ سے پانی برف ہو گیا تھا اور انگلی برتن سے چپک گئی تھی۔ جب انہوں نے برتن الگ کیا تو

مدینہ

1 ...... طبقات ابنِ سعد، ۷/۱۴۸، رقم: ۳۰۷۷: محمد بن سیرین، مفهوماً دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

کھال چھل گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں بولی: بیٹا! یہ کیا؟ عرض کی: آپ نے پانی منگوایا تھا لیکن میں نے آپ کو اُٹھانا مناسب نہ سمجھا اور کھڑا رہا کہ آنکھ کھلے تو پانی پیش کروں۔(1) بس وہ ادب کرنے والے کر گئے اور مزاروں میں مزے لے رہے ہیں۔ ہم لوگ تو والدین کو بات بات پر باتیں سناتے ہیں اور ہماری گفتگو کا انداز یہ ہوتا ہے کہ ماں کھانا گرم کیوں نہیں کیا؟ تجھے بولا تھا کپڑے جلدی اِستری کر کے رکھ دینا مجھے جلدی جانا ہے لیکن ابھی تک اِستری نہیں کی۔ اللہ پاک ہماری مغفرت فرمائے اور ہمیں ایسا بنا دے کہ ماں باپ کے سامنے نہ آنکھیں اُٹھیں اور نہ آواز نکلے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مار پٹائی سے گریز کیجیے

سُوال: قرآنِ پاک پڑھنے والا بچہ اگر چھٹی کرے، اپنی پڑھائی پر توجہ دینے کے بجائے لاپرواہی برتے بلکہ مذاق مستی کرے تو اس صورت میں قاری صاحب کو اس کے ساتھ کیسا انداز اِختیار کرنا چاہیے؟ کیا وہ اس پر سختی کرتے ہوئے اسے مار پیٹ سکتے ہیں؟

جواب: شریعت کے دائرے میں ہی رہنا ہو گا۔ ہمارے مدارسُ المدینہ میں مارنا تو بہت دور کی بات ہے ہاتھ لگانا تک منع ہے اور ڈنڈی رکھنے کی تو بالکل اجازت ہی نہیں

مدینہ

1 ...... نزھۃ المجالس، باب بر الوالدین، ۱/۲۶۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

ہے۔ قاری صاحبان کو چاہیے وہ ان مَدَنی مُنّوں کو شفقت اور پیار سے پڑھائیں ضَرور تاڈانٹا جائے یا آنکھیں دکھائی جائیں لیکن اس میں بھی گالی گلوچ، چیخ وپکار یا مسجد کی توہین نہ ہو، اور نہ ہی بے حیا اور بے غیرت وغیرہ قسم کے گھٹیا اَلفاظ اِستعمال کیے جائیں۔ اگرچہ یہ گندی گالیاں نہیں لیکن پھر بھی ان اَلفاظ سے بھی بچا جائے۔ مَدَنی منوں کو ان کا معنیٰ معلوم نہیں ہو گا اور وہ دوسروں کے سامنے ذِکر کر دیں گے کہ قاری صاحب نے ہمیں یہ اَلقاب دیئے ہیں، لہٰذا اچھے اَلفاظ ہی اِستعمال کیے جائیں اور حکمتِ عملی کے ساتھ ڈرایا جائے۔

بچوں کو سزا دینے کا طریقہ

ہمارے یہاں مدارسُ المدینہ میں پہلے یہ ترکیب تھی کہ طالبِ علم کو ہاتھ اونچے کروا کر کھڑا کر دیا جاتا تھوڑی ہی دیر میں اس کو پتا لگ جاتا تھا۔ یہ سزا بھی زیادہ دیر تک نہیں دینی چاہیے کہ مَدَنی منے کے ہاتھ میں ہی دَرد ہو جائے بلکہ مناسب وقت تک ہو جیسے ہاتھ اٹھوا کر کہا جائے کہ 111 تک گنتی گنو اس دَوران قاری صاحب دیکھتے رہیں گنتی مکمل ہونے پر بٹھا دیں۔ یوں نہ مار پٹائی ہوئی اور نہ کوئی نقصان۔ مار پٹائی سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہو سکتا ہے مَدَنی مُنا مزید ڈھیٹ اور اپنے قاری صاحب ہی سے بد ظَن ہو جائے۔ جو والدین بھی بچوں کو مارتے ہیں ان کے بچے ڈھیٹ ہو جاتے ہیں۔ اسکول ٹیچروں کے ایسے واقعات

www.dawateislami.net

ہوئے ہیں کہ کسی ٹیچر نے طالبِ عِلم کو مارا پیٹا تو اس طالبِ عِلم نے اِنتقام لینے کے لیے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اس ٹیچر کی ٹھکائی لگادی۔ اب بھی شاید اس طرح کے واقعات ہوتے ہوں گے بلکہ ہو سکتا ہے پہلے سے زیادہ ہو گئے ہوں کیونکہ الیکٹرونک میڈیا پر مارنے کے طریقے بھی سکھائے جاتے ہوں گے کہ یوں مارنا ہے یوں گھسیٹنا ہے اور بھی نہ جانے کیا کیا کرتے ہوں گے۔ مار پیٹ کی دُنیا بھر میں بدنامی ہے۔ اگر کوئی مسلمان یا عالِمِ دِین بلکہ کوئی داڑھی والا بھی مار پٹائی کرے گا تو مذہبی طبقے کی بدنامی ہو گی اور اب تو سوشل میڈیا کا دور ہے لوگ سوشل میڈیا پر اس طرح کی باتیں پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر غیر مسلم بھی اس کا غَلَط تأثر دیتے ہیں کہ اِسلام میں مار دھاڑ ہے حالانکہ اِسلام میں تو چیونٹی پر بھی ظلم کا تَصَوُّر نہیں ہے۔[1] اس کے باوجود اگر کوئی مسلمان مار دھاڑ کرتا ہے تو یہ اس کا Personal Meter (یعنی ذاتی مسئلہ) ہے۔ اِسلام نے اس کو مار دھاڑ کی اِجازت نہیں دی لہٰذا جو بھی اس انداز سے مار دھاڑ کرتا ہے وہ غَلَط ہے۔ اسلام میں نرمی، پیار اور حُسنِ اَخلاق کا دَرس دیا جاتا ہے اللہ کرے یہ سب کو نصیب ہو جائے۔ کسی کے بچے کو مارتے وقت اپنا بچہ یاد آنا چاہیے کہ میرے بچے

مدینہ

1 ...... ابنِ ماجہ، کتاب الصید، باب مَا یُنْھٰی، عَنْ قَتْلِہٖ، ۵۷۸/۳، حدیث: ۳۲۲۳ ماخوذاً

www.dawateislami.net

کو کوئی مارے تو میں برداشت کر سکوں گا؟ یہ بھی تو کسی کا بچہ ہے میں اس کو مارُوں گا تو کیا اس کے ماں باپ اس کو دیکھ سکیں گے؟

قیامت کے دِن ظالم کا اَنجام

سُوال: کیا قیامت کے روز ایسا ہو سکتا ہے کہ مارنے والا ظالم اور جس کو مارا گیا وہ مظلوم بن کر کھڑا ہو؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر ایسا مارا ہے جس کو ظلم سے تعبیر کیا جائے تو بیشک ایسا ہو گا کہ اس دِن تو چیونٹی کا چیونٹی سے بدلہ لیا جائے گا۔[1] اور مُنڈی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔[2] اور جو ظالم ہو گا اس کی نیکیاں مَظلوم کو دے دی جائیں گی اگر ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو مَظلوم کے گناہ اس کو دیئے جائیں گے۔[3] یاد رکھیے! ظلم نہ کسی کافر پر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی جانور پر تو ایک حقیقی مسلمان دوسرے مسلمان پر کس طرح ظلم کر سکتا ہے؟ ظلم اندھیرا ہے اور اندھیرا قیامت کے لیے ہے۔ اگر کسی نے بھول کر بھی ظلم کیا ہو تو اُسے چاہیے کہ فوراً اس کی تلافی کرے اور توبہ کرے۔ اگر کسی نابالغ پر ظلم کیا تو اور

مــــــدینہ

1 ...... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۸۹، حدیث: ۸۷۶۴ دار الفکر بیروت

2 ...... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۱۶۳، حدیث: ۸۰۰۲

3 ...... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، ص۱۰۶۹، حدیث: ۶۵۷۹

www.dawateislami.net

بھی سخت معاملہ ہے کہ وہ ظلم کو معاف نہیں کر سکتا اور معاف کرے بھی تو معاف نہیں ہوگا، اب اس کے بالغ ہونے کا اِنتظار کرے جب یہ بالغ ہو جائے تب اس سے معافی مانگے اس معاملے میں بہت زیادہ ڈرنے کی ضَرورت ہے۔

ظلم کی سزا ابساا وقات دُنیا میں بھی مل جاتی ہے

بعض اوقات مَدَنی مُنّے پر ظلم کی سزا دُنیا میں بھی مل جاتی ہے جیسے کسی ایسے بچے کو مارا جس کا باپ یا بھائی سخت ہو تو وہ مارنے والے کے پرخچے اُڑا دیتا ہوگا یا توڑ پھوڑ کر ڈالتا ہوگا اور دھمکی بھی دیتا ہوگا کہ کیا سمجھ رکھا ہے؟ یہ سب دُنیوی سزائیں ہیں۔ اب اگر اس مدنی منے کے باپ یا بھائی نے اپنے چھوٹے بھائی یا بیٹے کی حمایت میں اُستاد کو مارا اور حَد سے بڑھ گیا تو یہ بھی ظلم کا مُرتکب ہوا۔ اس طرح کے کئی مَسائل پیدا ہوں گے لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اُستاد کی پیاری اور میٹھی زبان ہو ورنہ یہ معاملات عمر بھر یاد رہیں گے۔

بچوں کو مارنے والا اُستاد اچھا نہیں لگتا

مَدَنی مُنّوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے والا استاد انہیں ہمیشہ یاد رہتا ہے جیسے جب میں پہلی جماعت میں پڑھتا تھا تو اس وقت ہمارے ایک Teacher (یعنی استاد) تھے جو مسکراتے رہتے تھے مارتے نہیں تھے اگر کبھی مارنے کی ضَرورت بھی ہوتی تو پیٹھ پر اس طرح مارتے جیسے ڈھول اُڑا رہے ہوں، وہ آج بھی بہت

www.dawateislami.net

میٹھے لگتے ہیں۔ اب شاید بے چارے زندہ نہیں ہوں گے۔ جو استاد مارتے تھے ان کا Impression ہی ذہن میں مائنس بیٹھ جاتا تھا کہ یہ مارتے ہیں۔ یہ میرے بچپن کی بات ہے اُس دور اور آج کے دور میں بہت فرق ہے۔ بچوں کو مارنے والا استاد اچھا نہیں لگتا ان کے دِل میں اس استاد کی نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ پہلی جماعت کے بچوں کو بھی مارتے ہیں ان کی عمر ہی کتنی ہوتی ہے یہ تو برابر بولنا بھی نہیں جانتے ان کو ماریں گے تو بعض اوقات انہیں معلوم بھی نہیں ہوتا ہو گا کہ ہمیں کیوں مارا؟ لہٰذا مارنے کے بجائے پیار سے سمجھایا جائے یا ضَرورتاً ڈرایا جائے یا دھمکی دی جائے۔

مَدَنی مُنّوں میں پڑھائی کا شوق کیسے پیدا کریں؟

سُوال: دو چیزیں ہوتی ہیں خوف اور شوق۔ خوف کے حوالے سے آپ نے مَدَنی پھول عطا فرمائے یہ اِرشاد فرمایئے کہ مَدَنی مُنوں کو پڑھنے کا شوق کس طرح دِلایا جائے؟ (امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: مَدَنی مُنّوں کو شوق دِلانے کے لیے انہیں اِنعام دیا جائے، تحفے تحائف پیش کیے جائیں اور کسی اچھے کام پر خوب حوصلہ افزائی کی جائے اگر ایسا کیا گیا اور پھر کسی مَدَنی مُنّے کو اس کی غَلَطی پر ڈانٹا بھی تو اسے شرمندگی ہو گی کہ آج مجھے ڈانٹ

www.dawateislami.net

پڑی ہے۔ اگر اس کی اچھائیوں پر کوئی حوصلہ افزائی نہ ہوئی اور بُرائیوں پر مار دھاڑ کا سِلسِلہ ہوا تو یہ مَدَنی مُنّا راہِ فرار اِختیار کرے گا۔

آبِ زَم زَم میں ملاوٹ کی ہو تو بتا دینا بہتر ہے

سُوال: حج یا عمرے سے آنے والے بعض لوگ کھجور اور زَم زَم شریف میں ملاوٹ کر کے دوسروں کو دیتے ہیں کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: بول کر دینا چاہیے کہ آبِ زَم زَم میں ہم نے اتنا پانی باہر کا ملایا ہے۔ اگر آبِ زَم زَم زیادہ ہے تو بتا دیا جائے کہ آبِ زَم زَم زیادہ ہے اور باہر والا پانی کم ہے تاکہ اس کو کھڑے ہو کر ہی پیا جائے۔ اگر آبِ زَم زَم کم ہے تب بھی ظاہر کر دیا جائے کہ اس میں باہر کا پانی زیادہ ہے اور آبِ زَم زَم کم ہے کہ صِرف بَرَکت کے لیے شامل کیا گیا ہے تاکہ اس کو بیٹھ کر پیا جائے۔ کھجوروں میں بھی بول دینا بہتر ہے کہ اس میں کھجوریں مکس ہیں ورنہ لوگ عام طور پر یہی سمجھتے ہیں کہ مدینے کی کھجوریں ہیں۔ اس خوف میں نہ رہیں کہ اگر بتا دیا تو Impression خراب پڑے گا کہ اس کا مطلب ہے دھوکا دینے کا ذہن ہے جو کہ بہت ہی رِسکی معاملہ ہے۔ اگر کسی کو بولنے میں عار محسوس ہو تو یہ ترکیب کرے کہ کسی پرچے پر یہ ٹائپ کروالیں: ”آبِ زَم زَم کم ہے اور سادہ پانی زیادہ ہے“ یا اس کا اُلٹ لکھ دیں۔ یوں ہی کھجوروں میں بھی کہ ”کچھ کھجوریں

www.dawateislami.net

مدینے شریف کی ہیں اور کچھ ہم نے یہاں سے مثلاً پاکستان یا ہند سے خریدی ہیں۔" یوں لکھنے میں شرم تو آئے گی مگر سب کو بولنا نہیں پڑے گا اگر کوئی خود کہے تو اس کو سمجھا دیں کہ بہت سارے لوگوں کو دینی ہوتی ہیں اتنی کھجوریں اور پانی ہم کیسے لائیں کہ ہوائی جہاز میں بھی مخصوص مقدار لانے کی اِجازت ہے جیسے پانی صرف پانچ لیٹر لا سکتے ہیں۔ اگر یوں ترکیب کریں گے تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

بالوں کو رنگنا کیسا؟

سُوال: ہم بہن بھائیوں کے بال تیرہ یا چودہ سال کی عمر میں سفید ہو گئے تھے جس کی وجہ سے شادی کے لیے رشتے نہیں آتے اور لوگ دِل آزاری کرتے ہیں کیا ہم شادی کے اچھے رشتے کے لیے اپنے بالوں پر کلر کر سکتے ہیں؟ (سوئی بلوچستان سے سُوال)

جواب: جی ہاں! بالوں پر لال یا براؤن کلر کر لیں اس میں کوئی حرج نہیں، مگر کالا یا ڈارک براؤن نہ ہو۔

تعویذ کا رواج کب سے پڑا؟

سُوال: آج کل تعویذات کا بہت رواج ہے کیا تعویذات سے واقعی اثر ہوتا ہے؟

جواب: تعویذ کا سلسلہ آج کا نہیں ہے بلکہ تعویذ دینا تو صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے

www.dawateislami.net

ثابت ہے۔[1] تعویذات دونوں طرح کے ہوتے ہیں صحیح بھی اور غَلَط بھی ان میں جو صحیح تعویذ ہے وہ صحیح ہے اور جو غَلَط تعویذ ہے وہ غَلَط ہے۔[2]

نیند سے وُضو کب ٹوٹتا ہے؟

سُوال: کن ہستیوں کا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟ نیز اگر ہم وضو کر کے سوئیں تو فجر میں اُٹھنے تک ہمارا وضو باقی رہے گا؟

جواب: اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا وُضو سونے سے نہیں ٹوٹتا کیونکہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں دِل جاگتے ہیں۔[3] باقی عام لوگوں کا سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر نیند سے وُضو ٹوٹنے کی شرائط ہیں جیسے کس طرح سویا؟ غافل تھا یا نہیں؟ سرین زمین پر اچھی طرح جمے ہوئے تھے یا نہیں؟ اگر سرین زمین پر جمے ہوئے ہوں اور آنکھ لگ گئی جیسے کرسی پر بیٹھے بیٹھے نیند آگئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور سرین جمے ہوئے نہیں تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس کی مکمل

---

1 ...... بخاری، کتاب الطب، باب الشرط فی الرقیۃ بقطیع من الغنم، ۴/۳۱، حدیث: ۵۷۳۷ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... بہارِ شریعت میں ہے: بچوں یا بڑوں کو تعویذ پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تعویذ آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہو۔ بعض احادیث میں تعویذ کی جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے تعویذات ہوتے تھے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۴۱۹، حصہ: ۱۶)

3 ...... بخاری، کتاب الاذان، باب وضوء الصبیان... الخ، ۱/۲۹۷، حدیث: ۸۵۷ ماخوذاً

www.dawateislami.net

تفصیل "نماز کے اَحکام" کتاب میں موجود "وضو کا طریقہ" نامی رسالے میں ہے۔ (امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر کوئی ایسی ہیئت پر سویا جو نیند آنے میں رُکاوٹ ہے جیسے کھڑے کھڑے سو گیا اس میں اگرچہ سرین نہیں جمے ہوئے پھر بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔[1]

پانی ضائع کرنے کے مواقع کی نشاندہی

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

(1) برتن، کپڑے، گاڑیاں نیز گھر، دکان اور مَساجِد کے فرش وغیرہ دھوتے ہوئے عموماً ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کیا جاتا ہے (2) نہاتے ہوئے اکثر خوب پریشر کے ساتھ پانی بہایا جاتا اور صابن یا شیمپو استعمال کرتے وقت بھی بسا اوقات شاوَر یا نَل کھلا رہتا ہے اور پانی ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔ یاد رہے! بِلاوجہ پانی کا حاجت سے زائد استعمال کئی صورتوں میں حرام و جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (3) وضو کرتے ہوئے، خواہ مخواہ دھار تیز رکھی جاتی اور اس میں بھی بالخصوص سر کے مسح کے وقت نَل کُھلا رہتا ہے اور پانی بے تحاشا ضائع ہو رہا ہوتا ہے (4) پینے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی اکثر گرا کر ضائع کر دیا جاتا ہے (5) استنجا خانے میں جہاں صفائی کیلئے ایک یا دو لوٹوں سے کام چل سکتا تھا وہاں ضرورت سے بڑے فلش ٹینک کے ذَرِیعے کئی لوٹوں جتنا پانی بہا دیا جاتا ہے (6) استنجا کرتے وقت، واش روم سے فارغ ہونے کے بعد نیز کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوتے ہوئے بھی بسا اوقات نل کے پانی کی دھار کا پریشر بہت زیادہ رکھا جاتا ہے۔

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۴۸۸، جز: الف ماخوذاً

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
"اللہ دیکھ رہا ہے" یہ تصوُّر کیسے قائم ہو؟	01	کیا جنّت میں عِلم میں اِضافہ ہو گا؟	14
امام صاحب کا لحاظ و مروت	02	کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام	15
اُستاد، شخصیات اور والدین کا لحاظ و مروت	02	روحانی کنکشن سائنسی کنکشن سے پاورفل ہے	16
بدنگاہی سے خود کو بچانے کا نسخہ	03	تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سُن لی	16
فضول نظری کا بھی حساب ہے	04	آسمان کے چَرچَرانے کی آواز کا سننا	17
چھپ کر گناہ کرنا کیسا؟	04	ہر چیز اللہ پاک کا ذِکر کرتی ہے	18
"اللہ دیکھ رہا ہے" نمایاں جگہ لکھ لیجیے	05	رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا کیسا؟	18
کیا امام حسن بصری صحابی ہیں؟	06	W.C کا رُخ کس طرف رکھا جائے؟	19
امام حسن بصری کی پیدائش	07	کھانا کھاتے وقت سلام کرنا کیسا؟	19
مَدَنی قافلہ کی مخصوص اِصطلاح	08	بھکاری کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں	20
اِحترامِ مسجد کے متعلق 12 مَدَنی پھول	09	سفید مُرغ کے فوائد	21
مسجد میں نعرے لگانا کیسا؟	12	کیا رُوح ہمیشہ زندہ رہتی ہے؟	22
جنّت میں سب سے بڑی نعمت کیا ہو گی؟	13	اچار کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟	23
جنتی آپس میں کس طرح ملاقات کریں گے؟	13	معجزے اور علاماتِ قیامت میں فرق ہے	23

www.dawateislami.net

جانوروں کے ساتھ بھلائی کیجیے	24	اَولیائے کِرام وصال کے بعد بھی مدد فرماتے ہیں	37
جانوروں کے کمزور حافظے	25	غوثِ پاک کا نام سُن کر کس کو کیا ہوتا ہے؟	38
پَروانہ عشق میں نہیں مَرتا	26	سوچنے والے نہیں، ماننے والے بن جاؤ	39
غوثِ پاک کے والد کے "جنگی دوست" لقب کی وجہ	26	پیرِ کامل کی خصوصیات	40
فرشتوں اور جنات کا اِنکار کرنا کیسا؟	29	بیعت کے الفاظ پورے نہ دہرائے تو...؟	44
فرشتے مختلف کاموں پر مامور ہوتے ہیں	30	قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے	45
اَولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے مدد مانگنے کا ثبوت	32	بچوں کے دِل میں اَولیا کی محبت کیسے پیدا کی جائے؟	45
اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگنے کی ترغیب	33	گھر میں کثرت سے غوثِ پاک کا ذِکر کیجیے	46
سواری خود بخود کیسے رُک گئی؟	34	ہر ماہ گھر میں گیارھویں کا اِہتمام کیجیے	47
عام بندے مدد کرسکتے ہیں تو پھر اَولیا کیوں نہیں کرسکتے؟	35	مَدَنی چینل کے ذَریعے بچوں کے دِلوں میں اَولیا کی محبت	47

www.dawateislami.net

بچوں کو بُزُرگانِ دِین کے واقعات سنایئے	48	قیامت کے دِن ظالم کا اَنجام	56
بچوں کو مزارات پر لے جایئے	49	ظلم کی سزا بسا اوقات دُنیا میں بھی مل جاتی ہے	57
اُلٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟	50	بچوں کو مارنے والا اُستاد اچھا نہیں لگتا	57
باپ کو مارنے پر کیا حکم ہے؟	50	مَدَنی مُنّوں میں پڑھائی کا شوق کیسے پیدا کریں؟	58
والدین کی تعظیم پر بزرگانِ دین کے واقعات	51	آبِ زَم زَم میں ملاوٹ کی ہو تو بتا دینا بہتر ہے	59
امام ابنِ سیرین اور والدہ کا اَدب	51	بالوں کو رنگنا کیسا؟	60
حضرت بایزید بِسطامی اور والدہ کا ادب	52	تعویذ کا رواج کب سے پڑا؟	60
مار پٹائی سے گریز کیجیے	53	نیند سے وُضو کب ٹوٹتا ہے؟	61
بچوں کو سزا دینے کا طریقہ	54		

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نقل فرماتے ہیں: بے شک اُس دسترخوان پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں جس پر سبزی موجود ہو۔ (اِحیاءُ عُلومِ الدّین، ۲/۲۲ دارصادر بیروت)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے "مدنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مدنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net